

# فہرست کتاب الاجاب موسوم باسم تاریخی غریب الاخیر

خلاصہ مضمن	خلاصہ مضمن	خلاصہ مضمن
۱	تاریخ کتاب مذکور المصدر و نام مصنف	۱
۲	حمد و ثناء	۲
۳	حال و الد مصنف 1782	۳
۴	آپ سخی و ملک التجار تھے	۴
۵	جد بزرگوار مصنف امیر البحر تھے	۵
۶	ایکواکینہ اور ونیشین دگر دبار انگریزی میں شریک ہوئے تھے کہا گیا لیکن اپنے سبب تقویٰ انکار کیا	۶
۷	اشعار نصیحت آمیز	۷
۸	حال مصنف بعد اترقال والد ماجد	۸
۹	مصنف کا حیدر آباد میں آکر ملازمت اختیار کرنا اور دست کاری قطعہ لندن کی نمائش میں جواب دہ سے میڈل و شرفیہ کا ملنا	۹
۱۰	مصنف کا ختمی شہ پر اور رکیت مجلس مددگار می معتمدی نجانہ پلو سے پر مقرر ہونا	۱۰
۱۱	سلطان روم کے پاس سے محمد و بشارت ملنا	۱۱
۱۲	مصنف کا سفر عراق میں جانا اور مالی امور کا نظم و تدبیر سے نمایاں تک کہ سعید افندی کو قوال	۱۲
۱۳	کوسر راہی کے لئے متعین کر دینا	۱۳
۱۴	مصنف کا بعد از شریف حاضر ہو کر حضرت سید عبد الرحمن صاحب افتدھی جیلانی مدظلہ سجادہ نشین سلطان الاولیا کی قدیم جی حاصل کرنا	۱۴
۱۵	حضرت سجادہ صاحب موصوف کے احسانات و کمالات کا ذکر	۱۵
۱۶	حضرت سجادہ صاحب مدوح کا وعظا میں تشریف فرما ہو کر پیر و مرشد کو عزت بخشنا	۱۶
۱۷	حضرت سجادہ صاحب کے صرف دو صاحبزادگان کا ذکر	۱۷
۱۸	حضرت پیر سید ابراہیم صاحب افتدھی جیلانی مدظلہ فرزند حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدر کے احسانات و کمالات کا ذکر	۱۸
۱۹	حضرت موصوف کا مصنف کی دعوت خاص کرنا اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی نایاب عطا فرمانا	۱۹
۲۰	مصنف کا سفر کر بلا وغیرہ میں آرام سے گزرتا اور ملاقات مدد الہام بطور خاص	۲۰

۱۳	وہی ملاقات باعث رنجِ اخیرِ بالادست ہوئی بالادست نے مصنف کو بورڈ میں جانیکے لئے جج کر کیا اور وہاں سے بعد امتحان طبی جواب ملا	۲۲	حق کی تعظیم خلق پر شفقت کرنا حاکم مجاہدی کے موافق ہی اگر حاکم حقیقی کو سمجھا جا تو بہت سے کام درست ہو جائیں
	کہ ان کے قوی صحیح و صحت درست ہے	۲۳	حاکم حقیقی کی مہربانی اور ہامی نافرمانی کیسا ہی گنگھار ہو خدا سے ناامید نہ ہو
۱۴	اور ملازمت سرکاری کی قابلیت موجود ہے مصنف کی صداقت مدخلہ محکمہ سرکاریں باوجود منظور ہو نیکی پھر بھی بالادست کا وہی برہمی و سخن کرنا آخر نصف ماہوار کا وظیفہ مجبوراً لیکھ کر آرام سے گزارنا	۲۴	خدا سے مایوسی ہی سب میں بڑا گناہ ہے خدا تعالیٰ کے صفات کاملہ کا بیان اگر خدا کے صفات سے متصف ہونا منظور ہے تو صوفیہ کے اشغال کے پابند رہنا
۱۵	دعا سے مصنف رئیس و ریاست کیلئے فرزندوں کو نصیحت	۲۵	ہوش دردم نظر بر قدم
۱۶	خیریت دنیا و آخرت ہر شخص چاہتا ہے لیکن عمل ضرور ہے	۲۶	سفر در وطن خلوت در انجمن
۱۷	جیسی کئی ویسی بھرنی آیمان و طاعت خدا تعالیٰ		یا دکرد تجارت داشت
۱۸	نعمتوں کا شکر ادا کرنا شکر باعث خریدِ نعمت ہے		جنگل کا خشک ہو کر پھر سبز ہو جانا قیامت میں مردوں کے اٹھ کھڑے ہونیکے لئے عمدہ دلیل ہے
۱۹	سب سے زیادہ رسول خدا سے محبت کرنا خدا سے جو ڈرے اُس سے سبغ کر تے ہیں	۲۷	حضرت علی مرتضیٰ کا منکر قیامت سے مناظرہ اگر قیامت نہ ہو تو عاصی غیر عاصی برابر ہو
۲۰	چار امور کی تاکید ہر دم کو آخری دم سمجھ کر خلوص سے یاد الہی کرنا	۲۸	ورنہ عاصی منکر کا جو حال ہو گا ظاہر ہے معراج جسمی کو اپنی نگاہ سے تمثیل
۲۱		۲۹	

۲۹	ع تقدیر سے تدبیر کی کچھ بھی نہیں چلتی	۴۳	استخارہ کرنا سائل کو رد کرنا
۳۰	سکھنہ صالحین کے اعتقاد پر رہنا مذہب میں	۴۴	عفو و حلم مدارا و عاجزی اختیار کرنا
	نقص جھگڑا کرنا	۴۵	قرض نہ لینا آج تک مصنف کو قرض لینے کا اتفاق نہیں ہوا
۳۱	حضرت شبلی کی ایک عمدہ نصیحت		موارد تیار کر کے اسمیں ایک مدس انداز
۳۲	فصول گونہ بنا دو سنا ایک کہنا		کار کہنے سے قرض کی ضرورت نہیں ہوتی
۳۳	تکلیفات میں مستقل ہر صبر و شکر بجالانا	۴۶	کلام میں اپنے خطاب موقع کا خیال رکھنا
۳۴	حق العباد سے بچنا اور عزت سے چار بیسے		مہمان سے خوش ہونا اور مصنف کا دشمن
	پیدا کرنا موافق شرع حاکم کی اطاعت کرنا		سے اٹھکر مہمان سے ملاقات کرنا
۳۵	فصل خصوصیات و منیہ و کالت سے بچنا	۴۷	عمدہ اشعار
۳۶	دین کو دنیا کیلئے فروخت نہ کرنا		انگریزی یا قانونی تعلیم دینی ہے
	عدالت میں نہ جانا مگر سچی گواہی کیلئے	۴۸	عربی علم دینی ہے دینی علم تھوڑا جو بھلا
۳۷	جھوٹ نہ بولنا مردم آزاری نہ کرنا		شرع نہ دیکھو اور جتنی کوشش ہو سکے دینی علم
	قرآن فیض کو وقت پر ادا کرنا		میں کو کیونکہ دنیا ناپائیدار و آخرت ابدی ہے
۳۸	آسراں و بخل سے بچنا سخاوت کرنا	۴۹	اشعار راہدار
۳۹	مصنف کی وصیت اپنے لڑکوں کو کہ اپنی ان		عارضی سکونت کے لئے پختہ و بلند
	کی تعظیم اور بھون پر شفقت کریں سب ملکر		مکان کی ضرورت نہیں
۴۰	الفاظ سے رہیں مکان مسکونہ برباد نہ کریں	۵۰	ایک اسرائیلی کی حکایت
۴۱	تجہیز و تکفین کا موافق شرع مشرف کرنا	۵۱	وقت کی قدر کرنا ہر کام میں شورہ لینا
	میرے دوستوں کی تعظیم کرنا اپنے دوستوں		راز کو ظاہر نہ کرنا
	کی حقارت نہ کرنا	۵۲	اچھے کام خدا کیلئے کرنا درغہ آدمیوں کے
۴۲	بقدر امکان کسی سے التجا نہ کرنا		

۶۰	خیال سے ہی سہی آخر میں ہمہ ریا کاری	نماز تہجد کے فضائل
۶۱	خلوص سے بدل جائیگی	حضرت جنید بغدادی کی حکایت
۵۲	شرمناک رسومات جلسے وغیرہ سے احتراز کرنا	حضرت لقمان کی نصیحت کہ مرغ کے ہوشیار ہونے
۵۳	فاسق کی نہ تعریف کرنا نہ اسکا ہدیہ لینا	سے پہلے آدمی کو بیدار ہونا چاہئے
۵۴	کسی کام کے پورا ہونے پر دو رکعت	ہر شب میں بعد نصف شب تا طلوع آفتاب
۶۲	شکریہ ادا کرنا	تہجد الہی ہوتی ہے
۶۳	اپنے کام خود ہی انجام دینا	نداء منادی اول رات اور آدھی رات میں
۵۵	فقیرانہ زندگی کرنا آبرو پر سے مال کو قربان کرنا	رباعی فضیلتِ شب بیداری
۶۴	استغفار تو ہر وقت کرنا خصوصاً دوبارہ آف کلمہ	عالم بے عمل مثل سپاہی مسلح ہے جو وقت
۵۶	اہل بلد نا موافق ہوں تو سفر کرنا	ہمیتا رہے کام نہیں لیتا یا مثل طبیب جو
۶۵	بعضے کبیرو گناہوں کا ذکر	بوقت مرض و ادھیمین بیتا
۶۶	پانچ حواس میں سے لامسہ ہی اکیلا یقینی ہے	بنیاد اسلام پانچ شے پہ ہے
۵۷	کہ اپنے ساتھ دوسرے شخص کو بھی گرفتار گناہ کر لی ہے	بندے کو بندگی کرنی چاہئے گوبے حرمت
۶۷	اصرار وغیرہ کبیرو گناہ ہے	کوئی بہشت میں نہ جائیگا
۶۸	متصنف نے مفاہیج الامجاز شرح گلشن	حکایت اسرائیلی کہ جو خود کو دوزخ کا متبع
۵۸	کا ترجمہ شروع کیا ہے	جلننے کے بعد بھی عبادت کرتا رہا
۶۹	نصیحت کرنا سہل ہے اُسپر عمل مشکل ہے	رباعیات لا جواب
۷۰	علم سے عمل مقصود ہے ورنہ عالم بھٹل	کار آمد نصیحتیں و رباعیات
۷۱	کو سخت عذاب ہو گا	نافع نضال نشر و نظم میں
۷۲	ایہا ویدھ جو بھائی تین ہر طرح کے نصائح	رباعی قدر عمر میں اور معنی طاعت کا بیان
۷۳	ایہا ویدھ سے بعضے نصیحتیں	نبی بی سے مقاربت و مزاج باعثِ ثواب ہے



۷۳	مسکوک بغیر مجاہدہ کے پورا نہیں ہوتا	۸۴	بتدگی میں چیزوں کا نام ہے
۷۴	ربا عیات پُر اثر	۸۵	حقیقت تو کل و حقیقت اخلاق
۷۵	ترغیب عقائد صحیح و اجتناب از قبائح	۸۶	حکایت شیر خدا کہ جب کافر نے ایک منہ پر تھوک دیا تو آپ قتل سے باز آگئے
۷۶	و ادائی حقوق و تعلیم علم شریعت		مولانا روم فرماتے ہیں ۷
۷۷	ربا عیات سراپا ہدایات		گفت من تیغ از پئے حق میزنم
۷۸	خالق سے دوستی کرنی چاہئے مخلوق		بندہ حقم نہ مامورِ تنم
۷۹	کی دوستی نافرمان نہیں		چون تو خیواند اختی بر سر دمن
۸۰	ربا عیات نصیحت آمیز		نفس جنید و تہ شد خوس من
۸۱	علم مال و جاہ کیلئے نہ سیکھنا بلکہ		نیم بہر حق شد دینمے ہوا
۸۲	خدا کے واسطے سیکھنا		شکرت اندر کارِ حق بود روا
۸۳	حکایت حسن بصری کہ پانی پیتے وقت		کسی سے مجاہدہ و بحث نکرنا
۸۴	دو زخیوں کا پانی طلب کرنا یا دانا	۸۷	ندمت حسد و حاسد
۸۵	ربا عیات نایاب و پُرورد	۸۸	حماقت علاج پندیر نہیں
۸۶	مردہ سے سوالات	۸۹	جو جہل مرکب میں گرفتار ہے اسکا جواب
۸۷	جو خطوطِ نفسانی سے بے تعلق رہا بعد	۹۰	ندو اور فہم غیر حاسد کا جواب دو
۸۸	موت آرام میں رہا اور با تعلق تکلیف میں	۹۱	قبل عمل و غلط نصیحت نکرنی چاہئے
۸۹	حکایت حاجی احمد کتبہ تیس سال میں	۹۲	حکایت ایک جوان ہنسنا بعد نصیحت
۹۰	آٹھ فائدے حاصل کیئے		پھر نہ خندان ہوا
۹۱	فرایض بیر		استغفار گہر بار
۹۲	حال مدعیان تصوف و شیخی	۹۳	سب علوم سے پہلے دل کی صفائی چاہئے
۹۳	تصوف و دویزوں کا نام ہے		

۹۵	شغلِ پیرِ نقاس کی تاکید	۱۰۳	مکہ معظمہ میں اجابت دعا کے مقامات
۹۶	رباعیات عمدہ و نفیس	=	ایک رباعی جس کا ترجمہ یہ ہے
۹۷	ترتیبِ مرشد اُس ڈکوری کے		کہ جب میں مکہ سے مدینہ کو چلا
	مثل ہے جو کپڑے کو اپنا ہمزنگ		اور کعبہ سے وداع و رخصت
	بٹائی ہے		ہونے کو آیا تو رکنِ مقامِ ابراہیم
	رباعیات پُرورد و با اثر		و حطیم و زمزم ہر ایک جوشِ محبت
۹۸	معیتِ الہی کی مثال بلا تشبیہ ہے		سے پکارا وٹھا کہ کاش ہم بھی
	لکڑی اور شعلہ یا دایرہ اور شعلہ		تمہارے ساتھ ہوتے اور
	اشعارِ برجستہ		مدینہ کو چلتے
۹۹	عالمِ اعراض ایک ذات سے قائم ہے	=	راہِ مدینہ کی تکلیف کو عینِ راحت سمجھنا
۱۰۰	عندل صوفیانہ	۱۰۴	آدابِ دخولِ مدینہ منورہ
۱۰۱	غزلِ شمس تبریز دامیرِ خسرو	=	سلامِ منظوم بہ حضرت آحدس
	حج کرنا اور زیارتِ مصطفوی کو		جو اپنے قبرِ مبارک میں زندہ ہیں
	بھی ضرور جانا عکبہ تو دیکھ چکے		ہر ایک کے سلام کا جواب عطا
	کعبہ کا کعبہ دیکھو		فرماتے ہیں
۱۰۲	معنی لو لکھا حدیثِ صحیح میں آئے ہیں	۱۰۵	قصیدہ مولانا جامی
	احادیثِ زیارتِ مصطفوی	۱۰۶	آدابِ زیارتِ صحابہ اہل بیت

۱۰۶	ترغیبِ یارت بیت المقدس اقامت	۱۳۵	نصائح ثنائی
	مدینہ طیبہ زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً	۱۳۷	نصائح تساعی
۱۰۷	ایگزیر و درود شریف میں ایک نکتہ جو	۱۳۸	نصائح عشائری
	مصنف کے خیال میں آیا	۱۴۱	لئے نور العینین ہمارے روح کو
۱۰۸	فضائلِ درود شریف	=	فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے
۱۰۹	بغیر درود و عاقبول نہیں	۱۴۲	جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
=	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۳	نقل مجلول وانا
	ابوالارواح ہیں	=	ہمارے رمی دنیا سچ ہے کہ
۱۱۰	مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار ہے	۱۴۵	محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں کہ
۱۱۱	صلعم یا م سبحا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۷	دعا پر ختم نامہ
	لکھنا نازیبا ہے	۱۴۹	خاتمہ نسخہ
=	نصائح ثنائی	۱۵۱	نامہ محب صادق
۱۱۴	نصائح ثلاثی	۱۵۳	تاکید طبع و تشہیر با جازت پیر و مرشد
۱۱۹	نصائح رباعی	۱۵۴	تقریظ سراپا تنویر مرشد کامل
۱۲۴	نصائح خماسی	۱۵۶	تقریظ عالم با عمل
۱۲۹	نصائح سداسی	=	قطعہ تاریخ
۱۳۳	نصائح سباعی	۱۵۷	تقریظ منظوم دوستِ صمیم

	۵	
<p>دُہل جاؤں نقشِ کثرت وہ رنگ رنگ و          مانگی ہی کون جنت خوش رنگ رنگ و          آیا ہوں در پہ تیرے کچھ رنگ رنگ و          مرشدِ مہنتہ جاؤں کچھ رنگ رنگ و</p>		<p>اے مرشدِ طریقت خوش رنگ رنگ و          واعظ کو ہی بہانہ حوروں سے دل لگانا          دل میں سرور کے آنکھوں میں نور آئے          یا تو شراب دیکھ ورنہ جواب دیدے</p>

### رباعی نعتیہ

<p>در مظہرِ خولیش بے قصوری بخدا          تو فشتی انشا۔ نے ظہوری بخدا</p>		<p>اے مظہرِ حق آئیہ نوری بخدا          این جہلہ مظاہر از تو بگرفتہ ظہور</p>
--	--	---

	۵	
<p>خاموشم دگو یا نم چون خطا بکتاب اندر          اودر من من در کو چون بوجلاب اندر          کہ خندم دگہ گریاں چون طفل بخواب اندر          این شجہ حیرانم تشنہ است آب اندر          این طرفہ تماشا بین دریا بجباب اندر</p>		<p>بیکارم و با کارم چون مدبجباب اندر          لے زاہد ظاہرین از قرب چہمی برسی          من صورتِ مجنونم و الیہ درین منزل          دریا رود از چشم لب تر نشود ہرگز          در سینہ نصیر الدین جبر عشق نمی گنجد</p>

تمت تمام شد کار من نظام شد

# هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهَذَا وَصْفُ مَوْعِظَةٍ لِلْمُتَّقِينَ

برکه بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا : من بدل اور غلامم ابو و خواجہ مرا  
الحمد لله والمنة کہ نسخہ



ایضاً تصدیق شریف - و تالیف لطیف - جناب قاضی گاہ و محافل گاہ - حضرت مولوی محمد عبد الرحمن صاحب النظار  
و دیگر بزرگواران و اراکین کرام علی سابق و دیگر و محفل کونسل حجاز و دیگر و محفل کونسل حجاز و دیگر و محفل کونسل حجاز و دیگر  
محمد عبد الرحمن فاضل و دیگر و محفل کونسل حجاز و دیگر و محفل کونسل حجاز و دیگر و محفل کونسل حجاز و دیگر

قَاسِمُ بْنُ لَيْسَ حَيْدَرُ أَبَادَ كُنْ مِنْ طَبِيعِ هُوْنِي



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زرافِ حمد و نعتِ اولیٰ بہت بر خاکِ ادبِ خفتن  
بجودِ می توان کردن درودِ می تو ان گفتن

اسعدکم اللہ تعالیٰ فی الدارین یا ایہا الولدان

محمد عبد الرحمن سلمہ المنان۔ و احمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے۔ معلوم کریں کہ تمہارے

دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم۔

خوش حال۔ فارغ البال نہایت سر بر آوردہ قبیلہ پرور۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گزاری۔ اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے  
 مدبرانہ زندگی بسر کی۔ باوصف کثرت تعلقات دنیا کے لالچی اور خیراتی  
 کاموں میں بیدریغ روپیہ خرچ کیا۔ جو مثل روز روشن نمایان آشکار ہے  
 چنانچہ گلشن آباد مضاف میسور میں آپ کی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور  
 و معروف نمونہ اب تک آپ کا موجود ہے۔ دنیا میں ہزار ہا روپیہ خیرات و برائے  
 میں صرف کر کے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لی گئے۔ ملک التجار تھے۔ آپ کی  
 تجارت میں بڑا فروغ رہا۔ سلیم۔ کوڑیال۔ ارکاٹ۔ ترجنا پللی۔ کڑپا۔  
 کرنول وغیرہ میں جا بجا آپ کی کوٹھیاں تھیں۔ صد ہا نوکر محمد نگر۔ علی آباد۔  
 بی بی نگر۔ کریم پٹھیہ وغیرہ متعدد و مقطعہ جات۔ و باغات۔ و مکان عالی شان  
 گھر میں گھوڑے۔ باقی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا۔ کمرِ مقدمات  
 عدالت سرکاری میں جاتے ہوئے۔ اکثر نزاعات باہمی کو آپس میں تصفیہ

فرما دیا کرتے۔ آپ مصلح۔ و ہمدرد قوم تھے۔ راجہ میسور نے ہر چند  
 آپ کو قبولِ ملازمت پہنچند ہی پر اصرار بٹھا کر کیا لیکن آپ نے اسکو اپنی  
 کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نہ کیا۔ راجہ صاحب نے باستماع  
 خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت ووشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو  
 کٹان تر عہدہ دار مقرر پاتا۔ اولاً آپ سے ملتا بعدہ جائزہ خدمت لیتا۔  
 مثل میر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار  
 دربار میں کافی قدر و منزلت تھی۔ اسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اس کے  
 باپ نے تمھارے پڑاؤ آدمحمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادہ  
 قبضی کر دیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت  
 میں امیر البحر کوٹریال ملکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی۔ آپ کو سلطانِ شہید  
 مخصوص تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان



و تاراجی قلعہ سریرنگ پٹن۔ بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا۔ اور بعد تسلط کے ہر چند انگریزوں نے چاہا کہ مثل اعزاز سلطانی ایک ہزار روپیہ سنہ بعد نسل آپ کے نام جاری کر کے شریک دربار انگریزی کریں۔ مگر آپ نے قطعی انکار کیا۔ آپ نہایت متقی تھے۔ اسکی تفصیل سبط و تطویل چاہی ہے۔

اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ اسکا داخلہ تو اسچ میں موجود ہے۔ ع

درگاہی ذکر شاہی خوب نیست + اِنَّا اَکْرَمُکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ ۝

ہم نے یہاں تا جب گلشن میں جو فصل خزاں ہے بے محل ہی جو ہیرا وان عہد گل کی دستان

گو یقین ہے رفتہ رفتہ یاد ایا سلف ہے دل سے چھوڑ لی شاگرد و شہ و وزرا

ہیں یہ باتیں بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ہے بھول جارات کا سب صبح ہوئے ہی سما

بزم کو برہم ہو مدت نہیں گزری بہت ہے اٹھ رہا ہر گل سے شمع بزم کے اب تک دھوا

بعد انتقال حضرت والد مرحوم و مغفور صغیر سنی میں گردن نہ ماننے کے کشان کشان

دو چیز آدمی را کشد زور زور پنہ یکی آب و دانہ دیگر خاک گور  
اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق ادا اہل عمر گردن میں ڈلوایا۔ اگرچہ اسکا  
آغاز نیک نفس خدا ترس حکام کی ماتحتی میں ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج  
ترقی پانگیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرار بے شمار پر  
نمائش گاہ لندن میں اپنا دست کاری قطعہ جہین بہت باریک صنعت  
اطلس پھر سری دوست حروف جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و خست  
میں تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے سمجھوایا۔ وہ دیا نہایت  
پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا تھا۔ اس کے صلہ صنعت  
میں ہر کار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و شرفیٹ بواسطہ صاحب نوبٹ  
و بذریعہ معتمدی عدالت کو توالی و امور عامہ نشان مورخہ ۲۲ مارچ ۱۲۱۹ھ

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پرایڈ ورڈ ہفتم کی۔ اور ٹفلٹ  
پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر  
رکھنا پسند نہیں کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا۔ بعض احباب  
خلاف مصلحت جانکر مانع ہوئے۔

ملک آتے نہیں جس گھر میں مورت ہو تو صد حسرت ڈ  
کہ خود ہم قصر دل میں غیر کی تصویر رکھتے ہیں ڈ  
سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی ۱۲۹۹  
فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹپہ کی ترقی منظور فرمائی  
چونکہ فقیر کے ذمہ کنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے  
سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خان عثمانی فرمان روا  
ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی متغہ و سپاس نامہ

بصلہ اعانہ حجاز حمید یہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۱۳۲۱ ہجری  
 میں سفر عراق و پیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ  
 عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی پادشاہ نے جنھوں نے  
 یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامہ مذکورہ تسلیم  
 خم و دستِ ادب بہم کر کے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت  
 تعظیم و تکریم و سجادہ خلاق سے ملاقات کی۔ اور بعد گفت و  
 شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہم فقیر  
 سے فخر تھا۔ بعد رہبر کا بی پیر جو ان سیدالسادات ولی،  
 سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا  
 جبکہ اُس نے باز دید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت بے سر سامانی  
 معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال و کلات

بصرہ سربراہی و خبرگیری کے لئے متعین کر دئے گئے تھے۔ باوجود  
 ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی  
 والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھ کر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال  
 نہیں کیا گیا۔ پیر سید عبدالرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف  
 و سجادہ درگاہ سلطان الاولیاء سے فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہوا  
 آپ بڑے پیر کی اولاد میں ہیں۔ نہایت ذی علم بامروت خلیق خوشحال  
 ہیں۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیام بغداد تک پیر و مرشد کو  
 مع ہمراہین شام کے خاصہ میں مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی  
 مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرت معلومات سے  
 نہایت خوش ہو کر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد میں اور بھی ہیں  
 پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ میں ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہوں۔ حیدرآباد و عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی شریف  
 مین جبکہ پیر و مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے۔ مبادا  
 نمبر سے پیر و مرشد اور نجات مین۔ اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے  
 سلطان کے نزدیک آپ کی نہایت وقعت ہے جو والی بنگلہ دہلی  
 مقرر پاتا ہے۔ آپ کا فرمان بردار رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادگان  
 بلند اقبال مولانا سید پیر محمد صاحب افندی جیلانی۔ و مولانا سید محمد علی  
 صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے۔  
 آپ ہر دو اَلْوَلَدِ سِرِّ لَایْمِدِ کے مصداق ہیں۔ جب آپ سے ملاقات  
 کا اتفاق ہوتا۔ چای و تہوہ سرفراز فرماتے۔ مولانا و بالفضل اولاد  
 پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز  
 حاصل ہے۔ آپ حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزند ارجمند ہیں۔ آپ خَلقِ مجسمِ رحمِ دل نہایت مستینِ سیرِ حشیم ہیں  
 علومِ عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اُردو میں بھی دِشگاہِ کافی  
 رکھتے ہیں۔ آپ بڑے مہمان نواز ہیں۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع  
 خدامِ دعوتیں کیں۔ قطعِ نظر اس کے بطورِ خاص فقیر کی دعوت پر مختلف  
 فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتوں کے علاوہ میوہ جات مثل فواکھ، ہشتی  
 بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرِ زکیر  
 فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدق کے  
 کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ سلطانِ اسلام بول کی والدہ  
 ماجدہ نے آپ کے محل میں بطورِ نذر گزاری تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصرہ  
 بشمارِ عنایت فرمائی۔ اکثر شائقینِ پیر و ستگیر در ماندگان کے اولاد کے  
 عطیہ کو تبرکاً بہ تمنا سے تمام آتے اور دیکھ جاتے ہیں۔ غرض قائم مقام

شجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کر بلائے معلیٰ تک  
 ہمراہ کر دیا۔ مدیر جہدِ حق یہہ ترکی لفظ ہے۔ بمعنی کشن کر ڈر گیری۔  
 وقرنطینہ میں ڈاکٹر اور جو جو افسر ترک۔ نامہ سلطانی کو دیکھتا مثلِ خاتم  
 سلیمانی اُسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اس میں شک نہیں کہ ترکوں کو  
 سلطان سے خاص محبت و وابستہ ہے مثلِ پروانہ فدا ہیں شکر خالق المنان  
 از سیر تا جوان پر دیس میں بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر خچہ  
 بہت ملکوں کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ وازانی کعبین  
 کی نہیں پائی۔ فقیر کے ایک مغز دوست باندا کرم فرما۔ مدار المہام <sup>حال</sup> صبا  
 حید آباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ باطبع  
 انسان جرئیں جاہ ہوتا ہے۔ سنتے سنتے ایک روز بعد اطلاع کے  
 فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوئی نہایت اخلاق سے ملے



خدا تعالیٰ انھیں نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھیں کھلیں۔ بوقت  
 رخصت فقیر کو دوبارہ آنکے لئے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے بدیہی  
 جواب دیا کہ معاف فرمائے خدا تعالیٰ پھر نہ لائے یہ اخیر طاقات  
 ہے وغیرہ ذلک مع گردن بے طمع بلند بود۔

این سعادت بزورِ بازو نیست و تانہ بخشہ خداے بخشندہ  
 شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر یہ طاقات  
 افسر بلا دست کو جبکی ماتحتی میں فقیر کا رگزار تھا ناگوار گذری۔  
 درپے بے نیگہی ہوئے۔ خلاف قاعدہ فیضان و حکم کیا بنٹ کونسل۔  
 و معتمدی عدالت کو توالی و امور عامہ۔ فقیر بورڈ میں جانے کے لئے  
 طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے  
 بعد تشخیص وہاں سے جواب آیا کہ انکے قومی اچھے ہیں۔ نوکری کڑی

کی قابلیت انہیں موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات  
 ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بیوجہ خزانہ شاہی پر وظیفہ کا  
 بار نہ لاجائے وغیرہ۔ اس پر سکوت نکر کے اپنے ہم رنگ کو جانیکے لئے  
 استقدر ناقابل برداشت سختیاں کیں۔ اور وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑیں کہ  
 الامان ۵ آگہ شیران کندروب مزاج ڈ احتیاج است احتیاج است  
 جبکہ بے لطفی و رافزون ہوئی علی ع حق خدمت جو بیٹھے اسکی خدمت ہے  
 اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پردل کو رضامند و بہ تحمل  
 مدت ملازمت و حصول نصف وظیفہ حسن خدمت بہ تقاضا و فشار  
 و گران باری سے سبکدوشی حاصل کر لی۔ صدہا کی خوشامد و ہزار ہا افکار است  
 سے نجات ملی۔ الخیر فیما وقع۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشامد  
 احدی نہایت اطمینان و آراوہی سے بقیہ زندگی بسر کرتا ہوں طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک پیسہ۔  
 بے منت مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔  
 وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ ویر کو  
 تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری۔ ع اے وقت تو خوش وقت  
 خوش کردی تو دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشاہدہ  
 ختم ہو گیا۔ آخر ہے عمر و دستوار دل بھی سیر ہے و پیمانہ بھر گیا،  
 جھلکنے کی دیر ہے و بقول شخصہ ہم کو دوسری منزل پریش ہے۔  
 تمھیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ حسین کھٹکا قدم قدم ہے و  
 نسیم جاگو کمر کو باندھو اوٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے و  
 اب بھگوا۔ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلًا  
 یہ التجاہ ہے کہ خداوند عالم تم کو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم کے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے بچنا محترم۔ اور اللہ تعالیٰ  
 طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو فہم متہم اور وہاں کی یکجائی کا ذریعہ مصوہ  
 ورنہ فریق فی الجنة و فریق فی السعیر۔ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی  
 ایک فریق جنت میں۔ اور دوسرا دوزخ میں۔ پس تم خوب غور سے  
 سمجھو کہ ہر موشی آدمی بموجب آیہ کرمیہ رَبَّنَا اِنْتَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةٌ  
 وَ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادرِ  
 سے انھیں دو باتوں کا خواہاں جو یاں بہتا ہے کہ (۱) دنیا میں باغرت  
 و تندرست رہوں اور سب ضرورتیں بروقت پوری ہوتی رہیں  
 (۲) آخرت کی نعمتوں سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الہی سے  
 محفوظ رہوں۔ انھیں مقاصد کے پورا کرنے کے لئے دنیا بھر کی  
 تکالیف اور ہر قسم کی آفتوں کو اپنے سر پر جھیلیتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام میں کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیار ہی فعل نہیں ہے البتہ بندہ کا کام  
 بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدا پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ خیر  
 نیکی کی نیکی ملیگی۔ عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مریض ضرور ہے۔ پیار کرو  
 جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو جیسا کرو  
 ویسا ہی بد لایا دو گے۔ گندم از گندم بر وید جو ز جو  
 از مکافاتِ عمل غافل مشو، مَنْ اَمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ خَيْرٌ اَنْ الْحَسَنَى  
 یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اسکو نیک ملے گا۔  
 اول یہ مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے  
 ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کاموں کو  
 بجالا دے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا میں بھی بامراد رہے گا۔  
 اور آخرت میں بھی شاد۔ و شادمان ہو گا۔ وَرَنَ خَيْرٌ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَهَذَا

جس طرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ جَفَىٰ وَاَثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
 فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاوِي وَمَا مِنْ خَافٍ مَّقَامَ رَبِّهِ وَلَمْ يَنْفُسْ  
 عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوِي يَعْنِي جس شخص نے سرکشی کی۔  
 اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کر لیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے  
 اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے  
 روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے  
 عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت  
 مند رستی و صحت ہے یا ایمان جس سے ہم کو خدا تعالیٰ نے سرفراز فرمایا،  
 اور بھجوائے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَحْسَلُ مِثْلُ حَوٰثِرِ يٰوْنِ كَ  
 یا اون سے بھی بدتر ہم کو نہیں پیدا کیا۔

اے خدا قربان احسانت شوم      این چہ احسانت قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پہچانیگا اور اس کا شکر ادا کریگا  
 شکر کی جزا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی  
 جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ یعنی تم میرا  
 شکر کرو گے تو میں تم کو اور نعمتیں عطا کروں گا۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي  
 لَشَدِيدٌ۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے  
 ع شکرِ نعمت ہاے تو پوچھنا کہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ  
 ہزار بار یہ شوقیم دہان عطر و گلاب ۷۰ ہنوز شکر تو کر دین کمال بے ادبی است  
 جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتوں کو پہچانیگا اور اس کا شکر ادا کریگا تو  
 رفتہ رفتہ درجاتِ عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم  
 پہنچے گا۔ اور اس کا بندہ خاص با وفا۔ اہل صفا قرار پائے گا۔ مَنْ كَانَ  
 لِلَّهِ كَانَ لِلَّهِ۔ پس اس بندہ کی غرض صرف مقصودِ روحی یعنی

رضا جوئی مالکِ حقیقی باقی رہ جاتی ہے۔ جو کوئی اس کے پورا کرنے میں جمع  
 ہو گیا اسی کا بیڑا پار ہے۔ پس تمکو چاہئے کہ دل ایمان کی درستی کرو  
 جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا  
 حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ۔ یعنی کوئی  
 شخص جب تک مومن نہیں ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچوں سے زیادہ  
 اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہ ہو اور وہ  
 جب پورا مومن ہو گیا تو ضرور اس کو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہوگی  
 اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کا  
 راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ  
 إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ یعنی کہہ دو نبی  
 اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالیٰ



تمہیں محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہ ہونا۔  
 اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بننا۔ جو شخص خدا سے  
 ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہیں۔ جو کوئی خالق سے  
 نہیں ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ۵  
 چون از گشتی ہمہ چیز از تو گشت ؛ چون و گشتی ہمہ چیز تو گشت ۵  
 ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ؛ ترسید از وہی جن و انس و ہر کہ دید  
 تو ہم گردن از حکم داد و پیچ ؛ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ  
 از خدا ترس باد شاہی کن ؛ از خدا ترس ہر چہ خواہی کن  
 کلام الہی تعالیٰ شانہ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے  
 سب سے زیادہ انہیں چار امور پر تاکید اکیڈ ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ  
 کو ہمیشہ یاد کرو اور اوس سے ڈرو۔ ادسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔

شمار پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر  
 خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتیں شرعی  
 مخلوق کو مرغوب ہیں وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہیں۔ خلوص کو  
 اپنا ہمبر بنانا۔ اور پاسِ نفاس کے عامل رہنا۔ ذکر عینی سے غافل رہنا  
 غافلِ استیلا و نفس یک نفسِ مباحش ہو شاید ہمیں نفسِ افسین بود  
 خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہ بڑا اگر عبادت  
 کا سچے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جس طرح حاکم مجازی کے  
 رو برو جاتے وقت لباسِ خوش اور حالتِ درست ہوش سنبھال کر  
 ہمتِ گوش ہو کر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز  
 میر بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلافِ ادب  
 جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکمت

دایمی فی زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی۔ نہ نظر ثانی۔  
 اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینا  
 پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری  
 تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل میں خطرہ تک  
 نہیں آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ  
 نہیں۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا  
 تاہم وہ رحیم و کریم و غریب نواز بھی ایسا ہے کہ ذری سی عاجزی۔ و مغرور  
 عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترجم  
 اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بد اعمالی کے لحاظ سے  
 ہٹکوسزا دے تو۔ بے شبہ ہم جس و ام۔ عبور دریا شور۔ یا پھانسی کے  
 سزاوار ہیں مان اگر وہ جان بخشی فرماے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے  
 قصورات پر نادم اور اس کے فضل و کرم کے خواہان۔ و جو این  
 لے خدا از فضل تو حاجت واپا با تو یاد هیچکس نبود و روا  
 غیب سے یہ نہ دہوتی ہے۔ لَا تَقْطُوفُنَّ حَمْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ  
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ  
 باز آ باز آ ہر نیچستی باز آ ۛ گر کافر و گسرویت پرستی باز آ  
 این در گہہ مادر گہہ نو مید نیست ۛ صدار اگر تو بہ شکستی باز آ  
 او کے خالق ہونیکلی۔ آسمان۔ وزمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و تار  
 ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت دگو ایسی درستی میں  
 کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوئی ہمارا مالک و رب بنانے و قائم رکھنے  
 نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے صفات کے اس طرح قابل رہنا کہ او

صفات کاملہ سے ہمیں برکاتِ سماعت و بصرات وغیرہ عطا ہوئیں تمہارے قوتوں کی  
 سے قوت بصرات کی یہ کیفیت ہے کہ پلک اٹھاتے ہی تمام فضا حتیٰ آسمان کی  
 سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیرتی حیوانی کو اس کے سوراخ اور ریت کو قعر دریا میں نہیں  
 دیکھ سکتا لَآ تَدْرِكُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ  
 جبکہ تم از رو قیافہ ہر شخص کی اندرونی پہلی بری حالت کو تیز کر لے سکتے ہو تو  
 کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہیں ہو سکتا کہ تمہارے دلوں کی بات  
 جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ  
 جملہ ذرات زمین آسمان کو لشکرِ حق اند گاہ امتحان کو از دہان لقمہ نشہ سوئے گلوں  
 تا گلوید لقمہ راحی کا دخلو و وہی پاک ذاتِ محیی ممیت سے مڑوہ کو زندہ زندہ کو مڑوہ  
 تعجب خیر و حیرت انگیز امر نہیں ہے مارنے جلانے کی گنجی اسکے یہ قدرت کے باہر نہیں ہو سکتی  
 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللّٰهُ فَآَنِ تَوْفَكُونَ

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہو گے تو جب بعض صفات الہی سے باخبر ہو گے  
یہاں تک کہ جو چیز تمھارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے  
اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتمل نمونہ از خوار سے بعض اصطلاحات تمھارے  
علم و عمل کیلئے قید فلم کرنا ہوں (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسب کا نام ہے (۲) نظر بر قدم  
اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ لے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے  
رو برو دیکھنے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگوں کی  
باتیں سنا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیہ سے صفات  
ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت در انجمن یعنی دل سے خدا کی طرف توجہ نہ  
ملکہ ہم پہنچانا (۵) یاد کرو دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبان ہی یا قلبی (۶) نگاہ ہشت  
جب دل فاکر ہو دے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔  
قیامت کا اس طرح قابل مناکہ بطرح ساری روزین بغیر تخریری کے بارش پرتے ہی سر نہوشا با

ہو جاتا ہے۔ کیا اس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تکوا ابتدا میں چرند  
 ایک حکم کن سے کہ تم عدم سے۔ خیز و جود میں لایا ہے۔ ایک آواز  
 صورت میں نکلے دوبارہ قبور سے اٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھ دشوار  
 گذرا میر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا خاکہ تمھارے سامنے کر دینا  
 تمھارے اعضاء سے۔ تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہی دہر گز نہیں  
 اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند نو عالمے رادروے ویران کند  
 بازار احکام جبروتی خوشی و حمله را موجود و یک سان میکند  
 مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰی  
 ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا  
 اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہیں  
 عقلمندوں کے نزدیک تصدیق اسکی بایہ ثبوت کو بھیجی۔

محض اس خیال پر کہ اس دنیا جانیں۔ جانیں۔ وہ شریعت۔ و خوشی کا مقام ہے۔  
 کیا تو یہ کہیں کہ یہ وہ عقیقہ ہے جسے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ  
 میں اسے لا اعتقاد ہوں کہ یہ طہور قیامت اور روزہ روزہ مواخذہ  
 اعمالِ مومن۔ روزہ سب صحیح و لازمی ہے۔ میں خدا۔ و رسول خدا  
 کے حکم پر عمل کرتا ہوں۔ و لو بفرض محال تیرے خیال موافق۔ قیامت  
 کا کوئی اثر نہ ہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہیں  
 رکھتا ہوں۔ مخطی و عاصی نہ ہو۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔  
 جس طرح قرآن احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی  
 تو میں نے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو مانو و ملحد ہو۔  
 مجھے خیال امور دایمی عقبی کا ہے معاملہ دور روزہ دنیا کا اعتبار نہیں ہے  
 افسوس ہے کہ اس وقت بھی بعضوں کا خیال ہے کہ مرنے کے بعد خدا



کسکو تو با قطرہ جا کر دیا میں بل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس ایسی گفتگو سننے سے بھی پرہیز کیا کرو  
 کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہیں رہتا معراج جسمی آنحضرت  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس طرح قائل رہنا کہ جس طرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگا کر  
 آسمان بن نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی  
 لطیف تر تھا۔ ۵ صاحبِ عرش بلائے جسے نعلین سمیت پو کون کہتا ہے اسے  
 پادشہ سے نعلین اتار پڑا تقدیر کے اس طرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کیسے نہیں چلتی  
 ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہیں چلتی پو اور یقین جاننا کہ خود تعالیٰ نے تمہاری تقدیر  
 لکھ دی وہ بلا شائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان کے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو  
 نہو سارا جہاں اسکے منے کیلئے زور لگا دے نہ ملیگا۔ غور کرو تمہاری نوکری کے معاملہ میں فقیر نے  
 کیسی خوشام کی نہ تم کیسے نزدیک التجا لیکن گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع سبب نے  
 کس آسانی سے نوکر کر دیا ۵ کارسار با ب فکر کارما پو فکر واد کارما آزار ما پو ۵ شربت

بدست خود نوشت و خوشنویس است بخوابد بد نوشت و بخلاف را فقیر تمنے عجلت طبعی سے  
 اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے بجد کوششیں کریں۔ سب دنیا کی ہوس غرار لئے پھرتی ہے  
 کون بھرتا ہے یہ مردار لئے پھرتی ہے و دل اگر قابو میں نہ ہو یہ دکھ کیوں متاں میرے پھلو  
 میں ہے دشمن جانی افسوس تم اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عائد  
 مغربین کے سفارشی تقعات ہم بھونچاے۔ اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی و رزق تو قدرت  
 بیجا طلبی کی بیچ از تو خدا طاعت فردا طلبہ کا مردار و روزی فردا طلبی کو تمھارا فاسل علی  
 توجہ خاص تمھارے حال پر مبذول رہی۔ تمھارے حقوق کو تسلیم کرنا بی و تحریری مکتبات و مدت  
 بھی کئے آخر توجہ اسکا معلوم۔ گز زمین آبا سمان روزی پوند و ہندت زیادہ از روزی پوند ہی  
 قسمت را چہ سودا در ہر کامل و کہ خضر آری حیوان تشنہ می آید سکندر را۔ ظاہر ہو کہ دنیاوی تردد  
 پیروی میں کئی حد و حصر باقی نہ رکھے۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل دار  
 مد ابیر کو بچھا تو طائر مقصود و سخوت خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا۔ تا وقتیکہ اشراوت لم یزلی

میں ہمارا ہر نہ کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر ہو چلو گھر گھر سطح ہو گا ہر تار کو جنبش و ہر سار کو آواز  
 اسنی سچین سے ہی بیش قرار ہوا رہا ہونا کمال لیاقت و عقلندی پر منحصر نہیں اگر روزی بدیش  
 بزرگ و بزرگواران تنگ تر روزی ہو تو کلاحتک ذکر کلا باذن اللہ تعالیٰ دنیا کو جو اسباب  
 سے تعبیر کرتے ہیں یہاں سقیدر نرود جائز ہے کہ بر توکل مانوسے اشتربہ بند مکمل اسی میں نہایت  
 لوگ طول اہل کو تدبیر سمجھتے ہیں۔ اور تدبیر کو تقدیر پڑالتے ہیں کٹر کو تعمیر اویان میں کیا کچھ تدبیر  
 افلاطون کو تقدیر فلک کیا نفع دیا نہیں سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت  
 فارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر ہیں تدبیر پر۔ واصل تدبیر تقدیر۔ و تقدیر  
 غالب ہی تدبیر ہے کیونکہ وہ علوی ہے اور یہ سفلی ثنوی بخیر دان تنجمل کاشتند و آخر ان  
 چہ برداشتند و رخت اہل بند کہ ماجر ثنوی و آدمی باز مسافر ثنوی و اصل تدبیر یہ ہے کہ رضا  
 حق تعالیٰ میں کوشش کرے تا بقع خجالت نہ پھنے شرط بندگی یہ ہے کہ اگرچہ وہ میں گرسے تو اپنے کھو  
 ملامت کرے اگرچہ ملے شکر نعمت خدا بجا لا جبکہ خجائش انسان کسی امر کا ظہور وقوع میں آئے تو

اسکو تدابیر تنوع و محنت ہاں شاد پر اپنے حل کرنا چاہئے بلکہ نوازش و کرامت خانی پر اپنے نگاہ رکھے۔  
 الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اسی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی بیرو جہاں جاتی ہے  
 پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہینا مگر اسی میں غور نہینا پیش از وقت میں از قسمت نہ چاہنا۔ دعا قابل  
 کہ اسی سے ہر شکل امر آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی و تنگی سچا پر کی علامت ہے۔ قسمت کیا ہر ایک کو تمام  
 جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا، ملے کو دیا نہ تو پر دانہ کو جلائے غم ہو دیا سب سے جو شکل نظر آیا تنوعی  
 بکار و اندیشہ ہم بد کروئے بدی با ہم نسبت بخود کروئے ہمہ تقصیرت است مردانہ اگر نشیدہ انا ظالمنا۔  
 افعال شیطانی اور افضال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے۔ نصیحتے کثرت بشنو و بہانہ مگر بی اثر  
 کہ ہر چیز واضح مشفق کو تیز بندیرہ مذہب کی تحقیق میں گزرنے پر ناکی کی عمر اس راہ میں پوری ہو سکی ہو بعض محال  
 محقق بھی ملے۔ تو اس سے کیا حاصل۔ اس لئے کہ محقق تبتے کے بعد بھی کو مل کر نا لافنی امر ہے۔ اس خود راہی سے آدمی  
 لڑا ہو جاتا ہے شفاعت قرآن پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام محروم و نا کام رہتا ہے پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو  
 واداروں رکھنا اور غور غریزہ کو بر باد کر دینا عقل نہی نہیں ہے۔ سلف صالحین جو باہر تباہ گئے ہیں کافیا مصیبت ہے۔

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے  
 جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تَظْلُمُونَ فِتْنَةَ دُوسری  
 جگہ نَقِیراً ہے یعنی تلو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک  
 خرم کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ بنے جاؤ گے۔ بخلاف  
 اسکے اگر عمل نکر دو گے تو اپنا سر اپنے ہاتھوں سے پٹیو گے۔ اور قیامت کے  
 روز کہو گے کہ ہکو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کر آؤں۔ حکم ہوگا  
 کہ اے احمق تو وہاں سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی یافتگی۔  
 مہلت کہان۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے کام  
 اتنے کرو جب تک دنیا میں تمھارا قیام ہے۔ امد آخرت کا کام اس قدر  
 کرو کہ جتنی آخرت کو بچا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی  
 تم کو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جب قدر خدا کا شکر کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ فیہ چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے۔  
 دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جس نے  
 اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اس کو نہ بھولنا۔ تو نے کیسے ساتھ احسان  
 کیا ہو اور کس نے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔  
 الیٰ غیر فی فضول گو نہ بنا کہ اس میں قار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔  
 حدیث صحیح میں وارد ہے کہ مَنْ تَكَلَّمَ بِمَا لَا يَعْنِيهِ يَهْوَىٰ إِلَىٰ جَهَنَّمَ  
 سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ یعنی جو شخص فضول اور غیر ضروری کتا رہے تو۔ وہ جہنم  
 کے گڑھے میں ستر سال تک ہنسایا جائیگا۔ تا سجدہ امکان بان بند کھنا  
 کہ فساد کی ہی خبر ہے۔ سَلَامَةٌ لِّلْإِنْسَانِ فِي حَفْظِ اللِّسَانِ۔  
 دوسنا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دوکان و یک زبان عطا ہوئی ہے ع  
 خموشی معنی دار کہ در گفتن نمی آید و خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبانِ اللہ کے ذکر سے اور دل اور کئے فکر میں مشغول رکھنا چاہئے۔ دل پیار۔ دست بکار  
 رباعی کم کوئی جز مصلحت خوش گوئی و چیز کیہ نیرسند تو پیش گوئی و گوش تو دو  
 داد نذر بان تو یکے بے یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش گوئی و ۱۰ نہیں یک لفظ خالی  
 تجھ سے بیرون درون میرا کہ دل میں یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا و  
 ہر حال میں استقلال کو ہاتھ سے ندینا کہ دنیا کی کوئی اثری ایسی نہیں ہے جو  
 مل نہ جائے۔ اور کوئی دشواری نہیں جو سہل نہ ہو جا کہ ان مع العسر یسر۔ وارث  
 ۱۰ استقامت اپرا دل گرین و از درخت فصل بعدش خوش چین و خبر و از کما  
 و مصائب کا یکے سامنے گلہ نہ کرنا۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا جیسا کہ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ  
 فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ  
 اُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یعنی جو  
 لوگ کہ جب انکو کوئی غم و مصیبت پہنچتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی ملک میں

اور انجام کار اوس کی طرف واپس جائینگے۔ پس اونیہ خدا کی عنایت و  
رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پالنے والے ہیں۔

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے۔ مگر خلائق کے گناہ سے

بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پریش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی یہی طاعت و مزاجداری کرنا۔ دنیا

یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کا آمد ہے۔ اوسکی سختی و بُرا

کہنے کو بُرا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایہ غرت ہاتھ سے نہ کھونا

کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور غرت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل

کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کار براری میں انسان ذلیل ہوتا ہے

اور زک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جبین



دین کو کچھ بھی نقصان نہ پھونچے۔ ورنہ وہ فعل لغو محض ہے۔ دنیا کو مثل  
 سایہ کے تصور کر رکھ کر پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے۔ خواب مرگ  
 خواہ کہ قبر ست بیدار است۔ شرع چشم اگر بنایا بود ہر روز روزِ محشر  
 ٹیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو۔  
 تو پاک باش برادر اراکس پاک پوزند جائنہ پاک گاربان  
 فصل خصوصیات کی خدمت۔ ہمیشہ وکالت سے گریزان ہونا کہ حرام  
 و شبہات کا اندیشہ ہے بعض طاعت صحیح عرام۔ بعض قریب تر حرام  
 بعض حلال۔ بعض حلال سے قریب ترین۔ اسکی تفصیل تفسیر القلوب  
 پارہ قد افلح المؤمنون میں واضح طور پر موجود ہے۔ **مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا**  
**فَهُوَ ظَالِمٌ** صحیح حدیث شریف ہے۔ جہاں تک ہو سکے آیت و  
 حلال۔ یا قریب تر حلال۔ کی طاعت و ہونڈو۔ جب تک حلال طیب

نوکری ملے خود کو قصور وار تصور کرو۔ اور کھاتے وقت ہر آنکھ سے  
 چار چار آنسو بھاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔  
 دیندار طلب مال میں دین کو برباد نہیں کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ دینا  
 اور بھیجنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے  
 کافروں کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔ دنیا گذشتنی و گذشتنی  
 بہر طور گذر جاتی ہے ۵ چندین غم ما بجزرت دنیا چسیت و بہر گزیدی  
 کسینکہ جاوید نرست و این یک نفسی کہ در تنت عاریت است و با عاریتی  
 عاریتے باید زلست و بچہ امکان بدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے  
 عدالت کی کرسی تک نہ جانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسرِ شان سمجھنا  
 کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْمُلُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْمُلْهَا فَإِنَّهُ آتِمٌ قَلْبُهُ  
 یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والے کا  
 رزق کم اور عزت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب  
 میں مبتلا ہوتا ہے۔ **۵** دروغ اسے برادر مکرزینہار پڑ کہ کاذب پو  
 خوار و بے اعتبار پڑ مروجہ آزاری ہرگز نہ کرنا کیسے دل کو نہ دکھانا  
**۶** بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن پڑ اجابت از در حق  
 بہر استقبال می آید پڑ نیک آدمی کی زبان ہاتھ سے کیسے نہ نچنہیں  
 پہنچتا ہے رباعی خواہی کہ ترازیت ابرار رسد پڑ پسند کہ کس را  
 ز تو آزار رسد پڑ از مرگ میندیش و غم رزق مخور پڑ کین ہر دو بوقت  
 خوش ناچار رسد پڑ خیالات کا نیک کہتا ہی معرفت الہی ہے  
 فقیری جیت تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت و حقیقت  
 اطاعت ہے۔ فالض کا بروقت ادا کرنا تمہر فرض ہے۔

اگر ادا کرو گے تو جزا پاؤ گے۔ نکر و گے تو سزا اور خدا کی سخت سزا  
ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور سبقت  
موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ بُرے افعال سے ہرجا کو بچاؤ اپنے  
فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نہ کرو ہمیشہ رحیم اور کار خیر  
میں مصروف رہنا۔ مگر نہ اس قدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ توبہ  
دوسروں سے استمداد اور سوال کی بھونچے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
وَلَا تَجْعَلْ لَدَيْكَ مَفْلُوحَةً إِلَىٰ غُنَّتِكَ وَلَا تَبْتَغِ أَكْلَ الْبَيْطِ فَقَعْدَهُ أَوْ مَعَهُ سُؤلاً  
یعنی نہ اس قدر بخل اور کنجوسی کر کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔  
اور نہ اس قدر دست کشائی کہ بلا دست اور حسرت زوہ ہو بیٹھو۔  
سب سے پہلے اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ گاناں و نفقہ مقدم  
اس کے بعد دوسرے رشتہ دار مستحق خیرات ہیں۔ اس کے بعد دوسرے

اے جانن جابان من۔ وے روح من۔ ریکان من۔ میرے بعد  
 تم اپنے مان اور بھنوں کے تادم زندگی خبر گیران رہنا۔ بڑی بھنوں کا اد  
 چھوٹی بھنوں پر شفقت رکھنا۔ تم سب کے بالاتفاق بہتیت مجموعی  
 رہنے میں میری خوشنودی متصور ہے۔ اگر وہ تلو اچھا نہ سمجھیں تو خیر مضائقہ  
 نہیں۔ مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا۔ کیونکہ اگر وہ خدا خواستہ اپنی  
 التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود او سکوا رانکر سکو گے۔  
 دیکھو خبردار بھنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ میں انکو تم سے کم نہیں  
 جانتا ہوں۔ مکان مسکو نہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے۔ اسکی مرت  
 شکست و ریخت کرتے رہنا۔ کہ تمھارے بزرگوں کے نام کی بقا  
 ہے۔ اویسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دیت اندازی کا  
 حق نہیں۔ ورنہ بے گھر ہو جاو گے۔ در بدر کرایہ کا مکان لکڑیوں سے

قمیری سچیز و تکفین میں دخل و مقولات نہ کرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز  
 کا ارتکاب نہ ہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولوں کی  
 چادر کی۔ بلکہ آلِ بقول رضی اللہ عنہا۔ مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔  
 حضرت پیر و مرشد کو اختیار تامہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا  
 ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں، اور تہی دستی سے شرماتا ہوں میں  
 و ستگیر دستگیری کیجئے، اور میری وہاں رکھ لیجئے  
 پس جو لوگ میت کے ساتھ رہینگے او کو حسبِ مدارج اخلاق سے  
 رخصت کرنا۔ اور وقتِ موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نہ کرنا  
 عہدہ تین سلاک لوگوں کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستوں  
 کی تعلیم و تکریم۔ اور انکا ادب نیاز مندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے  
 وہ بھی تمہرے شفقت برزگاہہ منبذول رکھیں۔ اور اپنے دوستوں کی

حقارت نہ کرنا۔ تاکہ تیرا نکاح اقامہ زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ اپنے  
 نقصان کے اور سکونیک مشورہ دینا حتی الامکان کیسے نزدیک التجانی لیجانا  
 اچھا ماضرت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہیں ہوا جس نے  
 استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی درمیان وسط۔ سخاوت اولاد آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالیٰ  
 سے۔ اور بدبختی ابن آدم ترک استخارہ ہے اللہ تعالیٰ سے۔ دیکھو حصین صلی اللہ علیہ وسلم  
 حاکم و ترمذی سے ۱۔ دل را اگر توصاف کنی بچو آئینہ بوشیک جمال دوست  
 نماید معایثہ و او در دل نیست دل من بدست او بچو آئینہ بدست من  
 و من آئینہ بوشا مل کا سوال بقبر امکان رد نہ کرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال  
 نہ کرنا کہ حرام ہے۔ ۲۔ قناعت تو نگر مگردان بڑ کہ ورا تو بیچ نیست  
 خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ۳۔ خدا اگر تیرے  
 یہ بندہ و ریک کشاید بعض و کرم دیگر سے ۴۔ او چارہ کار بندہ داند و

چون ہیچ وسیلہ نہ پائی اور ختم میں جاسید پیدا ہو جاتے ہیں چھوڑ دینا  
 سے درتہ میں جھگڑے قائم ہوتے ہیں یعقوب کی حکمت عفو کرنا۔ اور غصہ کی  
 حکمت کمی کرنا۔ درستی و نرمی ہم در بہت بڑا چورگ زنگ جہاج و مرہم است  
 مگر دبتے کو دبا نا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صرف اور زبان خلق کو نقارہ  
 خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خور ہو۔ اور اوس کی عادت  
 جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاک بیلقان چو رسیدم بہ عابد بگفتم مرا بہ ترست  
 از جہل پاک کن بگفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ بڑیا انچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن  
 اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہل دین کی متابعت  
 اور اہل دنیا کی موافقت اسی میں تصور ہے خوشامد ہر کرا کوئی خوش آمد  
 شیوہ عاجزی نہ چھوڑاے فیض بڑیجہ وہ شے ہے نہیں خدا  
 کے پاس بڑیا مان میں مان ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے



آسایش و گیتی تفسیر این دو حرف است و باد و ستان بلطف باد و شمنان ہارا  
 شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے  
 نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ فَمَلَأْ مَكَانَ  
 دین و شن را نیک کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سنتے کی نیت رکھو۔ ہم خرم و ہم ہوا  
 ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہے۔ قرض نہ لینا۔ وعدہ سے بڑھ کر۔ ایفا کا خیال  
 رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاوے۔ اور منافق کہلاوے۔ بساط سے بڑھ کر پاؤں نہ پھیلا  
 ہر ان عقل و دانش باید گریست و کہ آمد بود و نوز وہ خبیث بیت

نوٹ: فقر انہیں ملکہ شکریتہ فقیر کہتا ہے کہ میرے کچھ کسی سے فقیر نہ قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر غولیش و بیگانوں کو عند الضرورت  
 قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقریدہ۔ شادی۔ مہمانی  
 تیمارداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارفی مدات سب کچھ اس میں موجود ہوتے۔ اس میں ایک پس انداز  
 کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہداشت میں ضرورت پر برتری مد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی  
 زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھی گنجائش موازنہ سے بڑھ کر مصارف  
 نہیں کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد میں  
 صرف ہوئی ہے۔ اسی لئے محمود خلّاق تعمیر اخیر مطلقاً یقہ نہیں۔  
 الحمد للہ قرض لینے سے مددِ تعالیٰ نے ذلیل نہیں کیا۔  
 اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کر لیا کرتے۔

کلام میں ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مد نظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے بنو۔  
 کہ کوئی نکل جائے۔ نہ آٹے کر دے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو۔  
 کہ پیچھے رہ جاوے۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہر حال میانہ روی اختیار کرو  
 نے سادگی میں لطافت نہ کچھ بانگپن میں ہے۔ خوشی الامور اور وسطیٰ کے چلن میں ہے  
 مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ حقیقت  
 اپنے تقدیر کا کھاتا ہی۔ اور تمھارا نام نیک ہوتا ہی۔ شکر بجا آ کر کہ مہمان تو  
 روزی خود بخود از خان تو پڑا اگر کوئی مکان پر آئے تو جس حال میں ہو نکل آنا کہ وہ بڑی  
 دور سے تم تک امیدوار پھونچا ہے۔ بفحوائے حدیث شریف اکثر اعمار

نوٹ۔ یہ تو تمھارے روبرو کا واقعہ ہے۔ کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ  
 اسکے پیشتر بھی دو مرتبہ کچلے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا بیٹھے۔ دل کی طرف رہنمائی  
 مفتی حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نہیں۔ اسکو دھوپ میں کیوں کھڑا کرتا ہے۔  
 کھانا جانا کہاں ہے۔ واپس آکر کھانا۔ پس غریبی تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔  
 بہت ملا غصہ دیکھ کر انہیں خوش ہوئے اگرچہ روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہ ہوتے۔ پھر دوسرے روز سے  
 ادھر وہ چند عقیدت پیچھے رہے ہو گئی۔

اَمَّتِي بَيْنَ السَّبْعِينَ وَالسِّتِينَ ذُنُوبًا نَاسًا۔ انسان کی زندگی ساٹھ  
 سو سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو محبوباً دنیا سے چلنا  
 پڑتا ہے۔ ہندو دھمت اگر عین داسی ہوش بوازی بہر خدا جائے ترو میو  
 عقیقی ہمہ روز است دنیا یکدم بوازی ہر دمے ملک ابد را مفروش است  
 جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ رستہ  
 ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار بوازی آنکھ بند کر کے چلے جاتے ہیں جلنے والے  
 کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے بوازی جان سب دیتے ہیں اس خانہ  
 ویران کیلئے بوازی میں آتے ہی تو نے لے قبر بوازی ہی دستور تواضع کا  
 مہمان کیلئے بوازی یہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع  
 خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے او سکوسر متعلق نہیں ہے۔ حریف  
 یہہ مر نیکی لئے جینا ہے بوازی اس جینے پہ یہہ بغض و حسد کیونہ ہے بوازی دارا کا

رہا تخت نہ جام جمشید بک احوال سکندر کا تو آئینہ ہے بک عربی علم تو ہمارا مذہبی  
 علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہ ہو۔  
 قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اوکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر  
 کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الہی سے بیخبری ہے۔ پس  
 اس عقل خام پر صد گونا گویا افسوس ہے کہ خیال محال نچا پس ساٹھ سال کی خیالی زندگی  
 کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ  
 صرف کر کے بڑی جان فشانی سے ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ و ایل۔ ایل  
 ڈی۔ بیرسٹریٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گزرنے کی امید  
 کرتے ہیں۔ ع آرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش بک مگر اس سے بیخبر ہیں کہ کس وقت  
 موت آجائے گی۔ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں بک سامان تو ہر بس کا  
 کل کی خبر نہیں بک بعض تو انگریزی طالب علمی ہی میں مر جاتے ہیں۔ اور

بعض تعلیم پا کر ملازمت ملنے سے پھلے چل بستے ہیں۔ رباعی  
 تاکے بغم منہج و سہل خوردن و خود راز ترو دیں ہمہ افسردن و اسے درد  
 اجل چو سچکس را نگذاشت و برزیستن انقدر نباید مردن و غافل تھے  
 گھڑیاں یہ دیتی ہے منادی و خالق نے گھڑی عمر کی مالک و گھڑی  
 اور بعض کو اس دنیا ناپاں دے فائدہ و ٹھانیکا موقع مل جاتا ہے  
 آنا نہ غنی تراند محتاج تراند و مگردا آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوا  
 رہنا ہے۔ اور اس کے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اس کی تحصیل کی  
 کچھ بھئی فکر نہیں ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے  
 و محل سلیمین اور کوٹھیاں۔ تیار کی جاتی ہیں۔ کسری کے سے گر محل  
 بنائے تو کیا و قارون کے سے گنج ہاتھ آئے تو کیا و جب سر پہ قضا  
 پکاری نالہ و آئے تو کیا و گرنہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بمسکن و کاشانہ پڑ بر عمر کہ هست حاصلش افسانہ پڑ ہنجوابہ بادی و ہم فوضی  
 بر رگنہ ریل چہ سازی خانہ پڑ افسوس ہے کہ جہان بکو قیام دوام کرنا ہی  
 دہان کیلئے سفال پوشش باخس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہیں ہے۔ ۵  
 طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی پڑ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی پڑ پیری کو  
 رشید تم غنیمت جانو پڑ اب فصل نہیں ہے کوئی آنیوالی پڑ ایک شخص قوم  
 بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کا بڑ کے چار کے نیچے زندگی  
 بسر کرتا تھا۔ لوگوں نے اسکو پانی اور دھوپ کی تکلیف پہنچنے کی غرض سے  
 مکان بنانے کی رائے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے  
 اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔  
 منہمکان دنیا ہنسنیگے اور ہم کو دیوانہ کہنیگے۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھنیگے  
 اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ؕ اِیْفَرُّ زُرْدٌ مَوْجِدٌ

کو عزیز رکھنے والا شخص حقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ  
دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت  
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا۔ عمر تو بابت  
مثال آج جو بڑا آب رفتہ باز کے آید بچو وقت کی پابندی جو اب  
انگریزوں نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہ قدماء اور پیش روں  
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت  
خراب کرنا والا۔ بڑا سرف اور بیدار شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے  
کارنامے کہ انھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے  
اور اسکی کیا کیا یادگارین دنیا میں چھوڑیں ایغیر نہ مشورہ یعنی من  
عار نہ کرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے۔  
خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش بڑا کسی گفتن و گفتن کہ گوئی ہر ایک فعل اول ہی

ایسا سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے کہ اس کے چھپانیکلی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے  
 ۵ مرد آخر میں مبارک بندہ ایستاد درپس ہر گریہ آخر خندہ است  
 فی زمانہ۔ وہ لوگ تو بہت کم ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ نہیں کرتے  
 اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی بُرے کاموں سے بچتے ہیں۔ اگر تم میں  
 خدا ترسی ہے۔ تو چشم مارو دشمن دل ماساد۔ کیونکہ کَمَا نَعِيشُونَ مَمُوتُونَ  
 کَمَا مَمُوتُونَ تَبْعُونَ۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی  
 شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ کہ اس کا ثمرہ آخرت میں بھی  
 سرفروہی تصور ہے کہ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے  
 شاد باش و امین و فارغ کہ من آں کغم با تو کہ باران با چمن مضر اخلاق  
 گندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ و روشنی۔ و آتش بازی  
 و رقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتوں کو بیخ و بنیا دے اُکھیر دیا



فرمان نیرودی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھسکار ماری ہے  
 جہانِ قص طوائف - وناٹک - وغیرہ ہوتا ہے وہاں لعنتِ قہار نازل  
 ہوتی ہے۔ ایسے مہل مجالس کی شرکت سے دواماً نافرور گریزان رہو۔  
 احیاناً وہاں موت آجائے۔ جہان کا مرنا پسند نہیں۔ اوس مقام کا جانا  
 بھی پسند نہیں جس طرح ہرینہ و طاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے  
 نہیں جلتے۔ بدرجہ اولیٰ ایسے مہل تقاریب سے بچنا بھی لازمی مر ہے  
 مَنْ جَعَلَ شَيْئًا عَادَاةً - جن ہو قوفون نے بہشت و دوزخ وعدہ - وعید  
 رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچہ طفلان - تصور کر لیا ہے۔ اُن سے ہم کو  
 بحث نہیں آیۃ اُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ اُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ  
 کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكْ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ  
 آور فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوس کا تحفہ

وہ یہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الہی تعالیٰ شانہ میں واسطہ  
جہان و اون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاو فاسق غضبناک ہوتا ہے  
یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللہُ وَرَسُولُهُ رَبَّنَا اهْدِنَا  
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاو تو  
دو رکعت نفل شکرہ نماز ادا کرنا اور اپنے کُل کاموں کو اسی قادر مطلق کے  
حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اس کے راضی رکھنے کا ہے وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ بِصَيْرُ الْعِبَادَةِ بِأَطْنِ بِنِهَالِ رہنا تا ظاہر خود بخود دست  
ہو جائے اور ریا کر نیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو روز بروز  
ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کر سکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی  
ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پر دل حریص کو ضامنہ کر لینا و

خَيْرُ الزَّوْقِ مَا كَفَى - کیونکہ بمقابلہ مرا فقر پانچ سو سال مشیر داخل ہشت ہو  
 کھا دی پھنا۔ محل اور پھنا۔ بویامی بیر یا بچانا۔ فقیرانہ گذران کرنا ضروری  
 دینومی حاجتون سے جلد فارغ ہو کر مسجد میں جا بیٹھنا۔ اولیٰ ہے اور سنت  
 حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان پڑانچہ من در کار دارم بیشتر  
 در کار نیست۔ خدا تعالیٰ سے التجا ہے۔ کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہ ہو کہ  
 وبال جان ہو جا۔ اور اوسے میں نہ ہو کہ رہو۔ آب در کشتی ہلاک کشتی است  
 آب زیر کشتی آنا پستی است۔ پڑا ورنہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر  
 سے نہ کر سکو۔ متوسط درجہ میں رہو۔ ہاں خدا نخواستہ جب کو مصیبت  
 یا مال۔ یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدار غیبت و خیرات کرنا کہ۔  
 الصَّدَقَةُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جب کسی قسم کا  
 ادباریا اسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پر درگاہ

شامل حال ہو جاتی ہے۔ کہ خدایتعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَهَذَا كَاللَّهِ  
 لِيُعَذِّبَهُمْ وَيُكْفِّرَهُمْ كَيْتَغْفِرُونَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہوں  
 او کو خدا تعالیٰ کسی عذاب میں گرفتار نہ کرے گا۔ اور جب نامساعدتِ زمانہ  
 دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ السَّفَرُ وَسِيلَةٌ لِّلْظُفْرِ بِرِگُونِ کا مقولہ ہے  
 ہر وقت با وضو رہنا کہ دافعِ نسیانِ بلیات ہے اُمّی قرۃ العینین  
 یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشتہ  
 نشہ سرقہ وغیرہ ایسے گناہ ہیں کہ سرچرچا ہو جاتے ہیں اور ان کے  
 چھپ جانیکے خیال محال ہے چھپ کر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے  
 پانچ حواس میں سے چار قوتیں یعنی باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ وذا  
 لکھو دوسروں کے بابت خبر دیتے ہیں ان سے بعض بعض شرعی جرم بھی  
 وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ

آنکھ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز  
 و غیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے  
 حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس نے اپنے گلے کے درمیان فی خیر یضہ  
 زبان کی حفاظت کر لی اوسے اپنا نصف دین بربال لیا جرمہ صغیر  
 جرمہ کبیر۔ علی ہاشمہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز  
 طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ  
 البتہ قوت لامہ ایسی ہے کہ بسطوح دوسروں کی۔ خبر تکو پھونچاتی ہے  
 ایسطح تمھاری خبر بھی دوسروں کو کر دیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے  
 گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل میں آتے ہیں گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ  
 تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا  
 فقیر مفتاح الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید چاہیے

دوم ناپائدار و فانی کرے۔ پیرو مرشد کی خدمت میں عند الضرورت  
 حاضر ہو کے تم اسکو انجام دینا ع اگر یہ نہ تو اندر سپر تمام سند و الغیر  
 نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہی  
 مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے  
 نہیں اترتا ہے۔ اس لئے کہ منہیات و ممنوعات پر سب کا دل صریح ہوتا ہے  
 خصوصاً نوجوان طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر و نیوی میں مشغول ہے  
 وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلہ نجات ہے چند ان عمل کی حجت  
 نہیں ہے تو یہ تو یہ یہ اعتقاد بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ  
 جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکلیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط  
 ہو گئی۔ اور جا عذر باقی نہ رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے  
 ہیں کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اس عالم پر ہوگا جسکو علم

کچھ فائدہ نہیں بھونچا۔ ایضاً رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 حدیثوں میں جملہ نصیحتیں موجود ہیں۔ اون میں سے ہر نصیحت بنیظیر ہے  
 اسکے فوائد و تاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ ”خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے  
 اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کاموں اور لہو و لعب میں مصروف  
 رہتا ہے“ اگر تمام عمر کی ایک ساعت فعل عبث و بیکار میں گزر جا تو  
 اوسپر حسرت و پشیمانی مبینہ لازم ہے۔ افسوس نہیں خوف  
 الہی دل میں ڈالتا کہ نہیں قصد غدر خواہی دل میں ڈالنا کہ کی طرح خطا  
 میں گزری سب عمر ڈالوں یہ سیدھی ہے سیاہی دل میں ڈالو اور شہ  
 میں ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی  
 بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہانِ الون کے واسطے یہ نصیحت دانی و کافی متصور ہے۔ نظم  
 بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین دنرات پڑ نہلاتے ہو  
 بہرائکے لاشے دیکھے۔ افسوس مہیات ڈاب چاہئے خلق بکھو ا  
 دیکھے۔ عبرت پکڑے ڈہمنے کیا کیا یہاں تاشے دیکھے۔ کہو گردن آ  
 منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 روبرو ذکرِ خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپ نے ”فرمایا کہ وہ تو  
 آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا۔“ چنانچہ خدا تعالیٰ  
 فرماتا ہے تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا  
 رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپہ ڈاکس کہ طلبگار بود چون خسپہ ڈ  
 اے دیدہ گنہ میکنی و می خسی پڑ چشمے کہ درو خار بود چون خسپہ ڈ حضرت  
 جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا او



مزاج کا حال دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ کام  
 نہ آئی۔ مگر وہ چند رخصتین کام آئیں جنہیں ہم رات کے وقت پڑھتے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ”فرمایا کہ رات کو بہت  
 نہ سونا کہ بہت سونو الا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اٹھیں گے۔“  
 نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ  
 نَافِلَةً لَّكَ وَصَيَّاهُ لَقَمَانِ مِّنْ لَّكُمَا کہ حضرت لقمان علی نبینا و  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا  
 مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے  
 اور تو ٹپڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی  
 رات کو سو کی شاخ پر قمری بولی اُسد م مین غافل ٹپڑا سورا تھا قسم غاش  
 کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہوں اگر سچا ہوتا تو یہ قمری ہرگز مجھ پر سبقت نہ لی جانی قطعہ

دی شب بچمن بخواب غفلت بودم پڑتا آنکہ سحر شد و گشتم بیدار پڑنا گاہ  
 خروش بلبلانِ سحری پڑفت چو گبوش من بیدار گلزار پڑ برخاستم و  
 بنخود ملامت کردم پڑ صد حیف کہ من بخواب مرغان بیدار پڑ و انہیں  
 شئی الا یسبح بحمدہ و لکن لا یفقهون تسبیحہم صبح صادق  
 مرہم کافور دارد و بخل پڑ گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش پڑ

بہرکانِ سعادت کہ خدا داد بہ حافظ پڑ از ورڈ شب تار و دعا سحری بود پڑ  
 مشغول ہے کہ تلاوت قرآن کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔

خدا تعالیٰ کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدھی رات کے بعد سے طلوع  
 آفتاب تک یہ نہا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اُسے

دونوں اور کیا ہے کوئی تو یہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا

کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدھی رات گزرتی ہے اور خلقِ جاوہی

ایں وقت یہہ ندا خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا  
 قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدین کا  
 خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پھونچا جاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے  
 کہ عرش کے نیچے کے عابد و خیردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھ کھڑے  
 ہوتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں جب قدر خدا تعالیٰ چاہتا ہے پہر  
 نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قبول پڑھنے والو  
 پس اوٹھتے ہیں اور سحر تک پڑھتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی  
 ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے  
 بچھون سے اس طرح اوٹھتے ہیں جس طرح مردے قبروں سے نکل پڑتے ہیں  
 رباعی شب نیز کہ عاشقان شب را کنند بگردد سر کو می دست پروا کنند  
 ہر جا کہ درے بود لبش بر بند بگردد الا در دوست را کہ شب باز کنند

ایک نیرسند و قچہ باطن کو سرمایہ اعمال اور نقد احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور  
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کی سیکی دستگیری نہیں کرتا ہے۔ مثلاً  
اگر کوئی سپاہی ہتھیار بند جنگل یا باغ میں بھونچے اس کے نزدیک وہاں  
تواریخ کاں بندوق وغیرہ جملہ ہتھیار موجود ہوں۔ دفعۃً آدم خوار شیر پل  
ایا بغیر ہتھیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بھاگ جائیگا  
نہم کہو گے نہیں پس لاکھوں مسئلے علم کے تمحیص یا دیہونگے اور اسپر عمل کچھ  
بھی نہ ہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ تطیر ثانی یہ کہ اگر کسی شخص کو  
صفا دی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آتش جو اسکو مفید  
ہے تو یہ اس کا مجرب علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہ ہو گیا  
جب تک اسکو نہ کہا گیا ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا  
اور بہت کتابوں کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

ایغیر مزجبت تک اپنے کو اچھے کاموں سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناؤ  
 تم پر ہرگز رحم نہ کیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ  
 رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔ یعنی جو  
 اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہئے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب  
 کی بندگی میں کسی کو شریک نہ بنامے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے پہلا کلمہ تو حید  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوٰۃ دینا  
 چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچواں حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری  
 حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبانی سے اور سچ جاننا دل سے  
 اور عمل کرنا ہاتھ پاؤں وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑھ کر روشن تہذیب  
 ہوگی اگر تمہیں یہ منظرہ گذرے کہ نہ چہ اپنے عمل سے بہشت میں جائیگا



اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب؟ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے  
 برسوں عبادت الہی تعالیٰ شانہ کرتا رہا خدا تعالیٰ نے اسکے خلوص نیت کو  
 ملائکہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ یہ شکل انسان آیا۔ اور کہا کہ بکب تک تو  
 یہ سعی بیفائدہ کریگا آخر تیرا مقدر ورنہ ہے اُسے جواب دیا کہ مجھ کو زندگی  
 بغیر مفر نہیں خدائی اوسکے ہاتھ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا  
 اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرت احدیت میں عرض کیا کہ الہی  
 تجھ کو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اسے فرشتہ بندہ  
 باد و صفتِ لئی کے ہماری عبادت سے باز نہیں آتا ہے۔ ہم باوجود  
 صفتِ کریمی کے کس طرح اُسکے گناہ۔ نہ بخشینگے۔ تم تمام گواہ رہو میں نے  
 اسکو بخش دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی یہ گمان رکھتا ہے  
 کہ بے محنت برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہے۔

ایمان جو سلامت یلب گور بریم ڈا حسنت برین چستی و چالاکی ماڈا اور جسے خیال  
 کیا کہ نبرد باز و بہشت نصیب ہوگی وہ زحمت کھینچنے والا ہے ۵  
 گر نباشد بندگی در زندگی ڈا مردنت بہتر ازین بد زندگی ڈا رباعی دایم گناہ  
 نفس راغب بودہ ڈا قالب عاصی و روح تائب بودہ ڈا گوشت سفید  
 رو سپیدیم نکر ڈا این پیری من صیاح کا ذب بودہ ڈا حسرت حسن <sup>علیہ</sup> صبر  
 فرماتے ہیں کہ آزر وے بہشت بھی بے عمل ایک گناہ ہے منجیہ گناہوں  
 کے۔ پس یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ ہماری عبادت کا محتاج نہیں وہ غفور  
 کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل تو بہ نمی کند ز عصیان چہ کنم ڈا نیم  
 تشنہ طفل نادان چہ کنم ڈا رفعت گویم اگر تو انصاف کنی ڈا تقصیر  
 تا مہ شیطان چہ کنم ڈا رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من ڈا وین  
 معانہ تو خوانی و نہ من ڈا ہست از پس پردہ گفتگوئے من تو ڈا چون پردہ



برافتنہ تو مافی و نہ من و ایغیر حقیقت کے معنی یہ نہیں کہ عمل نکرے  
 بلکہ عمل کا لحاظ کرے ۛ چشم اگر بنیاشود ہر سو جمال یار ہست و گوش  
 اگر شنوا بود در ہر سخن سرا ہست و حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی  
 پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے ۛ نصیحت گوش کن جانا  
 کہ از جان دوست تر دارند و جوانان سعادتمند پسیر دانا را و حضرت  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر  
 غالب اگر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ  
 آدمی ہے جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بختائیش کی امید رکھتا ہے  
 ۛ آنکھیں بکاہین و کہین بنج صورت تیری و دل وہ کیا دل ہے جہنم  
 محبت تیری و رباعی پاک از عدم آمیم و نا پاک شدیم و آسودہ داریم  
 و غمناک شدیم و بویم ز آب دیدہ در آتش دل و داریم باد عمر و در خاک شدیم

اے عزیز علم بے علم بگانی ہے۔ مثل اندھے مشعلی کے جو علم کھوجی لگنا ہوں  
 سے نہیں بچتا ہے وہ فردا سے قیامت آتش و دوزخ سے کب بچا  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ  
 وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ۔ رابعی دنیا جم راوقصر و خاقان راؤ تسیج ملک  
 و صفار صنواں راؤ دوزخ بد را و بہشت مرنگان راؤ جانان مارا و جان مارا  
 جانان راؤ اے عزیز دل میں بہت اور نفس میں شکستگی اور تن میں شرم و  
 رکھنا چاہئے۔ یا آرم و گفت خستہ میدان دولت پو دائم با میدانستہ  
 میدان دولت پو مارا بشکستان نظر با باشد پو مارا خواہی شکستہ میدان دولت  
 کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا و دشمناسا وغیرہ وہاں مقیم ہیں وہیں  
 تمہارا انتظار کر رہے ہیں کہ کب تم اُنسے جا ملو گے۔ و مہدم میگدزد  
 از نظر یا یاران پو اینقدر دیدہ نہ اریم کہ در خود نگریم پو۔ چلو امیر جلو

تاکجا اقامت دہرے مسافر ان عدم انتظار کرتے ہیں پڑ پر خبردار ہوشیار  
 بے توشہ بجانا ۵ کہو یہ قافلہ دالون سے ہم بھی آتے ہیں پڑ چلنے جا  
 خدا را قدم اٹھائے ہوئے رباعی غافل نمشیں کہ خوش زمانے سے غریز  
 ہر دم کہ برآید از تو جانے ست غریز پڑ عمر ست کہ آمدست خواہد فتن  
 ضائع کنش سہا نے ست غریز میان طاعت و عبادت کے معنی تو  
 سمجھو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے امر  
 نہی۔ قول و فعل میں۔ سب میں پیروی آپ کی اور آپ کے افعال و احکام کی  
 موافقت ضرور ہے۔ خلاف حکم آپ کے کوئی عبادت قبول نہیں گو بصورت  
 عبادت ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے  
 حرام ہیں۔ ان دنوں جو روزہ رکھیگا گنہگار ہوگا۔ حالانکہ روزہ  
 بظاہر عبادت ہے اسی طرح اوقات مکروہ و مقامات غضب میں نماز

پڑھنا گناہ ہے۔ خلافتِ پیغمبر کے رہ کر یہ یثوق کہ ہرگز غمبزل نخواہد  
 اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے  
 اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمانِ بری  
 آنحضرت کی ہے۔ نہ صرف نماز و روزہ اس لئے کہ نماز روزہ جب ہی  
 عبادت ہو گا جب بہ نیت فرمان برداری کریگا۔ اس واسطے چاہئے کہ  
 اپنے اقوال و افعال شریعت کے موافق و مطابق رکھو۔ گفتنِ نیکو  
 بہ نیکوئی نہ چون کردن بود پیک نام حلوا بر زبان بودن چون خوردن بود  
 ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوری کا  
 باعث بنتے ہی وجہ ہے کہ اپنے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کر دئے  
 پس چاہئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی و اقوال صوفیانہ سے ملے نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ  
 راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے۔ **۵** سہل شیر دان صنفہا  
 بشکند و شیران باشد کہ خود را بشکند و گریوں آبی ز پندار وجود و بر تو گردد و  
 پر کار وجود و پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیے  
 شتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیار سی سے فوج کرے رباعی  
 گیرم کہ نہ از مصحف ز برداری بگو آنرا چہ کنی کہ نفس کا فرداری بگو سر ازین  
 چہ می نہی بہر خدا و آنرا زین بند کہ در سرداری بگو ز بار بے لگام او  
 نفس مطلق العنان بد بختی کا نشان ہے جب تک نفس تارہ مغلوب نہ ہوگا  
 دل نور معرفت سے معمور نہ ہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا  
 اگر پارے کو اے اکسیر گراما تو کیا مارا بگو نہنگ اژدہا و شیر مارا تو کیا مارا  
 بڑے موزی کو مارا نفس تارہ کو گراما بگو **۵** سیر مر کس تا محال و بود و تر

ہر کسبِ حال اور بود و ناسالکانِ راہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقادِ صحیح جو بدعت سے  
 خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے کلموں سے توبہ کرنا۔ اس طرح پر کہ پہر گناہ کیا  
 نہجائے۔ دنیا خواہ بے ست کش عدم تعبیر است۔ تیسرے صیدِ اجل است کہ جو ان پر است  
 ہم روزِ زمین پرست ہم زیرِ زمین کا این صغہ خاک ہر دور و تصویر است۔ تیسرے  
 حقدار کا حق ادا کرنا اور سکواراضی کھانا تا حق کسی کا دوسرے باقی نہ رہے۔ با خلق خدا  
 سخن شیرینی کن۔ کڑا طہار نیار و عجز و مسکینی کن۔ کڑا بر سر دیدہ جادہ ہندت مروج  
 چون دم دیدہ ترک خود بینی کن۔ چوتھے علمِ شریعت بقدر حلال و حرام سکھنا۔ باقی علم  
 صرف استقدر کیجئے حسین نجات متصور ہو علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و  
 صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سولے  
 تنصیع اوقات کے۔ گریہ ترائیال و صولِ ماری۔ توبہ جادہ شرع با بدیت  
 پاداری۔ خواہی کہ بہت بخلوت خاص افتد۔ توبہ شرعی عام پاداری۔ نگذاری

اے فرزندِ مگو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سب بیگانہ سمجھنا ہوں تم بھی  
 فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمہارے ساتھ ہے اپنے سب بیگانہ سمجھو  
 یاری مخلوق نایدیچ کارِ کسعی کن در یاری پروردگار پُو آن زبان چین سارِ بانگِ زبور  
 دامنِ مادرِ پناہت کے بود پو چشمِ مروت دوسروں سے بند کرو زمانہ سے آنچنین  
 کھو لکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید و فاکسی سے نہ کھوے آن بہ کہ دینِ پناہ  
 کم گیری دوست پُو با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست پُو انگس کہ بجلگی ترا گئیہ بدست  
 چون چشمِ خود باز کنی دشمنت اوست پُو اے دل ز زمانہ رسمِ احسانِ مطلب پُو  
 فرگردش دورانِ سرو سامانِ مطلب پُو درمانِ طلبی درد تو افرون گدود پُو باد و  
 بساز و بیچ درمانِ مطلب پُو اسبابِ جہان جملہ چون نقشِ ست در آب پُو آن آب  
 نہ آب بلکہ موجِ ز سراب پُو آن موجِ سراب ہم خیالے در خواب پُو آن خواب  
 چہ خواب خوابِستانِ شراب پُو میانِ تمنے امتحانِ دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری  
 غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہم سرن میں متصور  
 توحیف صدحیف تم پر باعی مولوی گشتی و آگہ نیستی بڑ خود کجا دار کجا کبستی  
 از خود آگہ چون نئی سے بے شعور بڑ پس نباید بر چنین علت غرور بڑ اگر تمھارا  
 مدعا نکیل دین تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرجا و صد آفرین باعی  
 دنیا مطلب مخنت میدانند بڑ عقبی مطلب مونثت میخوانند بڑ مولا طلب برا  
 مولا میباش بڑ کا بیخت رست سالکش مردانند بڑ نقل ہے کہ ایک وقت  
 حسن بھیری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس تھنڈا پانی پیئے کو لائے آپ پیالہ ہاتھ میں  
 لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو  
 فرمایا کہ مجھے دوزخی گھٹکاروں کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہنے لگے کہ  
 تھنڈا پانی ہمیں ملاؤ رباعی گرا زپے شہوت و ہوا خواہی رفت بڑ از من خبر کے



بے نوا خواہی رفت و بنگر چہ کسی از کجا آمدہ پویدان کہ چہ میکنی کجا  
 خواہی رفت و چہ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن و قطرو  
 اشک از برا غسل دل کافی بود و کتب بقہ میں لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ  
 جب سے اٹھتا ہے تالاب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہیں۔ کہ اے  
 بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا  
 طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا  
 حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرہ ہے  
 یہ آوازیں نہیں سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بُصَائِرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ مِّنَ الْبَصَرِ فَلْيَنْفَسُوا  
 وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ رِباعی کبر و نخوت مکن اے نادان  
 از رہ دور بجا آمدہ و پرورش یافتی از خون حیض و از رہ بول و بار آمدہ و  
 پس دشمن آدمی ہر روز گناہوں سے توبہ کر کے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہیں۔  
 حدیث شریف میں ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو  
 حساب دینا پڑے اور اعمال کو تو لو پیشتر وزن ہونے میزانِ قیامت کے  
 رباعی امروز ترا دست رسِ فردانیت و ضائع مکن ایند ماردلت شیدا  
 و اندیشہ فردات بجز سودانیت و کین باقی عمر را بہا پیدانیت و اگر تمھارا  
 طائرِ روح خطوطِ نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آوازِ نقارہ کوچ سنے گا  
 فوراً اڑ کر عرشِ معلیٰ پر جا بیٹھے گا جس طرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن  
 معاذ صحابی کی وفات سے عرشِ رحمن کا ہل گیا تھا۔ معاذ اللہ اگر روحِ خطوطِ  
 نفسانی میں مبتلا ہو کر مولشی اور چارپایوں میں سے ہے جن کے حق میں  
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ مثل چوپایوں کے بلکہ اون سے بھی گمراہ ہیں  
 تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گرد عوی ہستی بہتان است این بڑو شکوہ نیستی ست کفران است این کفر  
 اے حضرت انسان تحیر انجام بڑو درانشناختی چہ عرفان است این کفر  
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۝ پاک کن جاہ ہستی کہ شود او پیدا  
 تا گریبان بزرگوار نہ کنبد پیدا بڑو حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت  
 شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھوں نے تینتیس سال مرشد کی خدمت میں  
 رہ کر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہیں  
 وہی ہندہ۔ (۱) کا رخیر جو قبر میں مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر غلام  
 نفس مجاہدات اس قدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا  
 (۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقر کو دیکر خدا کے پاس  
 جمع کر دیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیز گاری اختیار کی کیونکہ  
 خدا تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضا مند ہو گئے (۶) سو شیطان اور اسکے تابعین کے  
 اور کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بہرہ و سہ کر کے شیطان  
 کو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات میں نہ پڑے (۸) دنیا میں کسی خیر پر  
 اعتماد نہ کیا۔ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ رابعی بت می شکنی کہ سنگ راہ دین  
 سے می شکنی کہ اب فسق و کین بت بخود را بشکن کہ بت شکستن سہل است و  
 دنیا بقل کہ می فلکند این است ۝ آمی غم العینین باغ و بہار غم زمینی مطبوعہ  
 ۱۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری میں مرید کے اداب اور بعض حقائق کے نکات  
 ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہیں کہ ہر سال کئی  
 ایسا پیر و رکاز ہے جو مرہبی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ پیرے  
 اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اونکے قائم کرے خدا کی راہ  
 چلنے والے کے لئے ایک پیر مرہبی درکار ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبروں کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتا دیں اور جب  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے مائون کو  
 اپنی جگہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہیں۔ ہر کرا دیم  
 دین عبرت سر اوپر مردن زندگانی مکیندہ اسلئے سالک کو خواہی شواہی  
 پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط بیہ بین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم  
 قابل پیری کے نہیں ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جس میں نشانیاں  
 مفصلہ ذیل ہوں۔ اور نشانوں کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہیں تاکہ  
 ہر شخص دعوائے پیری نہ کرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نہ رکھتا ہو اور  
 بیعت شخص دنیا کی کر چکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 مسلسل ہو اور اسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کھانا  
 کم سونا۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین  
 اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی  
 صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور۔ منجہ انوار محمدی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر و غرور بخل و حسد کینہ و حرص و طول  
 امل و طیش و جلدی وغیرہ بد اخلاقی سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے برا  
 و معرہ ہو اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہ ہو یہی  
 بعض نشانیاں پران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود  
 تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے۔ سفر عراق میں ثابت ہو گیا کہ وہ  
 باصرہ فتوت مردم دیدہ مروت ہمار شیخ پیر جو ان میں ان تمام صفاتِ حمیدہ  
 و اخلاق پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے و کفی باللہ  
 شہیداً بسبب کو باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم دُوربان اُن کے بیان سے عاجز ہے  
 سُبْحَانَ اللّٰہ۔ ایسا سیر کم یاب ہے۔ کو ابرِ حال مدعیانِ زمانہ حال کھیل  
 تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین صرف  
 سیرِ زادگی خاندانی کو ذریعہ معاش قرار دیکر بہت غریب و انوکھ دامن  
 لاتے ہیں خدا انھیں ہدایت درِ باطنی مُہندار کہ روزگار شورا انگیرا  
 ایمن بنشین کہ تیغ دوران تیرا ست و در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد تو نہا  
 فرو مبر کہ زہر آمیز است و صیادِ فلک نہادہ داسے بردوش بزا بہر  
 شکارِ ناکسان پہوش بزا سے و ابرین شجور و دانائی با بوا و در پئے مادہ  
 بنجوابِ غرگوش بزا یعرثر تصوف و وچیر کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا  
 خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا  
 معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکوئی اور بُردباری سے پیش آئے تو





خوش ہونا۔۔۔ سرمد کا اختصار می باید کرد و نزدیک کار ازین دو کار می باید کرد  
یا تاج بنیاد و ست می باید داد و با قطع نظر زیار می باید کرد و ایضاً نیز توکل کی  
حقیقت یہ ہے کہ خدا کے وعدوں کو پکا اور مضبوط سمجھنا۔ باقی کیفیت  
تقدیر کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ ایضاً نیز اخلاق کی حقیقت یہ ہے  
کہ تمہارے جملہ کام محض خدا ہی کی واسطے ہوں۔ اور جس کام کو کروا سہیں تمہارا  
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمہاری تعریف  
اس کام میں کریں اور خلق کی ملامت سے آزر دہ بھی نہونا چاہئے خلق کو  
خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل سچاں چیزوں کے سمجھنا جیسے تپہ کنکر  
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہیں دے سکتے ہیں اسی طرح تمام مخلوق کی  
ہرگز مجال نہیں ہے کہ بے حکم خدا تعالیٰ رنج و راحت پھونچا سکیں جب خلق کو  
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھو گے تو خالق کا خیال کہاں باقی رہا

ہرگز نہ دے رسدِ خلقِ مرغِ پیک کہ نہ راحت رسدِ خلق نہ رنجِ بؤقل ہے کہ  
 شیرِ خدا حضرت علی مرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ میں ایک مشہور پہاڑ  
 مقابلہ ہوا صحابہ نزران تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جامِ شہادت  
 نوش فرمائیں گے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے  
 ذوالفقار کے جان کاہ ضرب و صدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہو کر گھوڑے  
 سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیرِ خدا نے سینہ پر کینہ مخالف پر سوار ہو کر جھجھ  
 سرا و سکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ جس و حرکت نہیں کر سکتا تھا  
 طیش میں آکر چہرہ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے  
 اوسکو تعجب گزرا اور پوچھا کہ آپ نے باوجود قاپو پائیکے موقع کو ہاتھ سے  
 کیوں نہ اپنی خواہش پوری کیوں نہیں کی آپ نے جواب دیا کہ میں نے تجھ سے  
 لوجہ اللہ تعالیٰ جنگِ جہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھ کو غصہ کیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کروں تو بعض للہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے اسلئے  
 باز آیا۔ رباعی یا برسروہم وینچ دنیا بردار پڑ بردوش لقین باغیم عقبی بردار  
 برداشتن بار ضرور افتادہ است پڑ این را بردار خواہ آن را بردار ایغیر  
 تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نہ کرنا اسمین بیانات ہیں۔ اور نفع نقصان  
 زیادہ ہے تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ریا کینہ  
 وحسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمہارے  
 اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو انیس سے  
 بحث کرنا جائز ہے اور اس نسبتِ خالص کی نشانیاں ہیں اول یہ کہ  
 برابر سمجھو کہ حق تمہارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ  
 بحث کرنا تنہائی اور گوشہ میں پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو  
 اور جانو کہ حق تمہارے طرف ہے اور وہ نہیں مانتا ہے تو اس سے

حجت و تکرار نکرد بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہ ہوگا  
 اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا پڑ کر معاند لڑے تو چپ رہنا پڑ اپنا شیوہ  
 نہیں ہے جنگ و جدل پڑ کس و ناکس سے کرنا رو و بدل پڑ صلح کی حق نے دسی ہے  
 خود محکوم و مرجبا کہتے ہیں عدو محکوم و دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا  
 کرتا ہے حسین صحت کی امید رکھتا ہے۔ رفتہ رفتہ بطیب و گفتم از درو  
 نہان پڑ گفتا از غیر دوست بر بند زبان پڑ گفتم کہ غذا گفت ہمیں خون جگر پڑ  
 گفتم پر ہنیر گفت از ہر دو جہان آو رہاں جاتا ہے کہ مرض غالب ہے  
 اور دوا کا رگر نہ ہوگی تو استاد ہی طبیب کی یہی ہے کہ وہاں ہر گز با تحفہ دالے  
 اور دوا نہ کرے۔ دی گفت بطیب از ہر حسرت چو مرادید پڑ سہیات  
 کہ درد تو ز قانون شفا رفت پڑ اسطرح چہل کی بیماری لا دوا ہے۔  
 فرض کرو کسیکا سوال و راعتراف سبب حسد اور رشک کہ ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے  
 اسکا غصہ بڑھتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے  
 جواب میں مشغول و مصروف ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ  
 کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہو سکتی ہے  
 مگر حسد کی دشمنی نہیں جا سکتی ہے پس بد بیرہی مناسب ہے کہ اوسکو اس  
 بیماری میں چھوڑ دو اور درگزر کرو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَأَعْرِضْ عَنْ  
 مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ يَعْنِي مَنْ يَهْمُهُ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹہ پھرتا ہے ہمارے ذکر سے اور  
 صرف زندگانی دینا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا  
 اپنی خرمی کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حاسد  
 کی نیکیوں کو حسد اسطرح کہتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ۔ غمناک بنایدو

از طعن جسود اے دل پوشاید کہ چو وادینی خیر تو مرین باشد و مثنوی بان مان  
 ترک حسد کن از میان و ورنہ ایلے شوی اندر جهان و چوب ہم بودا برادر  
 آن ستون و کز فراق مصطفیٰ بگرست خون و اے تو انسان چوب از تو  
 بہتر است و کینہ ہا در سینہ تو مضمراست و کینہ و بغض و حسد ایمان تست  
 در کشاکش است جان تست و اے منافق زین ہمہ داغ نفاق و خیر و خیر  
 از بہار اتفاق و جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہیں جیسا حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہیں  
 جیسا کہ علاج احمق سے تنگ آیا ہوں۔ اور یہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز  
 تحصیل علم میں مصروف رہا۔ اور منور علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی  
 اور بیایگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنہوں نے ساری عمر علوم  
 شریفہ کی تحصیل میں صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اس قدر بھی نہیں جانتا

کہ یہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہ بات خود اسکی حیالت اور  
 نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگوں اور عالموں کی بات نہیں سمجھتا  
 اور اس نا فہمی کو بھی اپنے قصورِ فہم کا باعث نہیں جانتا ہے۔ وہ گنہ ذہن  
 اور بغی ہے۔ اسکا ذہن دریافت حقائق جو اسے قاصر ہے۔ تو اسکے  
 جواب سے درگزر کرو۔ آنکس کہ نذند و بداند کہ بداند و درجہل مرکب  
 ابدالہر باند و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم گروہ انبیاء  
 اس لئے مامور ہوئے ہیں کہ سب آدمیوں سے موافق اور انکی سمجھ اور عقل کے  
 بات کریں۔ جو بات انکی طاقت فہم سے باہر ہے نہیں کہتے ہیں ہاں جو  
 پوچھنے والا عقلمند اور سمجھ بوجہ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا  
 میں گرفتار نہ ہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور  
 وقشع کے نہ تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے۔ غافل مشو و دیدہ

دل کو رکمن پڑکا شانہ انتباہ بے نور کمن پڑ عیب مہرِ خویش ہمہ وقت بہین پڑ  
 آئینہ زمیںش روئے خود و در کمن پڑ الغریر و غطا نصیحت سے بھی پرہیز کرو  
 مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی ادا سپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 کی نصیحت یاد رکھو کہ خدایتعالیٰ نے ادا سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے  
 اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب ادا روں کو نصیحت کر۔ ورنہ  
 مجھ سے شرم کرنا مثنوی چشم کشا و نگرا حوالِ خویش پڑ خواب گرا نا اجل آمد  
 ہمیش پڑ روز تو در فکرِ طعام و شراب پڑ شب ہمہ در خواب روی چون دو آب  
 ایکہ بخوابی و جس می زند پڑ چشم کشا ہمہ میان می روند پڑ قافلہ رفت و تو  
 بخوابی ہنوز پڑ بخود می مست شرابی ہنوز پڑ بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی پڑ  
 قافلہ چون رفت تو گم رہ شدی پڑ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو  
 مسجد میں آکر لوگوں کے سامنے اٹھا گفتگو میں قبضہ مار کر نہا۔



حجتِ زندہ دلی دیدہ گریان باشد، شاہِ مہر و گلی دل لبِ خندان باشد، تو  
 ایک بزرگ نے جو کہ وہاں رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیکی لگا کر  
 آخرت کی حقیقت۔ اور سفرِ آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا  
 اور پوچھا کہ قبضہ ملک الموت و سوال منکر و نکیر کی آسانی جواب کا یقین ہو گیا  
 جوان مذکور نے کہا نہیں اور قیامت کی سہیت۔ اور قیامِ خدا کے  
 روبرو محاسبہ اور سزا و اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی  
 چٹھی کو مل چکی ہے جوان نے کہا نہیں پہر پل صراط پر گزرنا اور آتشِ دوزخ  
 وغیرہ مولناک مقامات کی۔ بیخونی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے  
 کہا نہیں بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کٹہرے میں دنیا سے  
 باایمان اٹھنے کا یقین تو ہے نہیں پہر تجھ کو منہ سی سطح آتی ہے تجھ سے  
 خوبصورت خندان ہو، دوزخ میں کیسے جلیگا، مجھ کو افسوس ہوتا ہے انکی

پُراثر تقریر اسکو تیر بہت ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا  
 ۵ ہر دم باشی زینج بردن راضی ہو و زغم زدگی و غصہ خوردن راضی ہو  
 خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ہو وقت مردن شوی ز مردن راضی ہو نور العینین  
 اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے ۵  
 علم نبو و غیر علم عاشقی ہو مابقی تلبیس ابلیس شقی ہو دل کہ خالی شد از عشق آن نگار  
 سنگ استجائے شیطان شارب و اگر بغیر علم عشق از دل نہی ہو سنگ استنجا  
 بشیطان میدہی ہو علم وین فقہ است و تفسیر و حدیث ہو اگر سخنوانی غیر ازین  
 گردی خبیث مثلاً جب تکو معلوم ہو کہ تمہاری زندگی میں صرف ایک سفتہ  
 باقی رہا ہے تو علم صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے  
 کیونکہ یہ چیزیں تمہاری فریاد کے وقت کام نہ آئیں گی بلکہ مراقبہ دل  
 اور اپنی صفات کی درستی میں آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتوں سے خالی کرو گے اور خدا کی محبت کو دل میں گلجھ دو گے اور عباد  
 میں اپنا وقت تمام صرف کرو گے ۵ اللہ اللہ ہر کہ گوید صبح و شام ۶  
 آتش و دوزخ بود بروک حرام ۶ ہر لحظہ ناسعی پاسِ نفاس ۶ اسرارِ نفخت فیہ  
 ہر دم بشناس ۶ تو ترا یک پند بس در ہر دو عالم ۶ زِ جانت بر نیاید خبر خدام ۶  
 مثلاً اگر تلو لوگ خبر دیں کہ آئندہ ہفتہ تک پادشاہ تمھاری ملاقات کو  
 آئیگا تو تم یقیناً اس ہفتہ میں اس امر کا اہتمام ضرور کرو گے کہ جس خیر پر پادشاہ  
 کی نظر پڑے اس کو صاف و پاکیزہ کروں جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو تو  
 سہی عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ  
 بیشک تمھارے اعمال اور صورتوں کو خدا تعالیٰ انہیں دیکھتا ہے بلکہ تمھارے  
 دل و نیتوں کو دیکھتا ہے ۵ پر سید یکے منزل آن مہر گسل ۶ گفتم کہ دل  
 من است اور منزل ۶ گفتا کہ دلت کجاست گفتم براؤ ۶ پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل پڑ پس احوالِ دل کا علم حیا و العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا و سُننا  
 ہے باقی علوم فرض کفایہ میں ۵ جامِ جہانِ نادر انسان کا مل است پڑ  
 مرآۃ حق نما بحقیقت میں دل است پڑ دل مخزنِ خزانِ سرِ الہی است پڑ مقصود  
 ہر دو کون زِ دل جو کہ حاصل است پڑ آگاہ رہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے  
 ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ چھو  
 بلکہ حیاتِ جاودانی کا سامان اسی دنیا سے ناپایدار سے فراہم کر لو ۵  
 سرِ رشتہ دولتِ ابرار کب آری وین عمر گرا نما یہ غفلت گمزار پڑ دائم ہم جا  
 با ہم کس در ہمہ کاریو میدار نہفتہ چشمِ دل جانبِ یاریو عزیز القدر ہر ہر  
 منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے۔ خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ  
 تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی پڑھتا جا رباعی نفسِ مکن اے بوالہوس موہن  
 مشو چومرغ اقیس نفسِ بے نفس پڑ بغیر یادِ خدا ہر نفس کی نگہ رو پڑ ندائے سدا

بہ نفس بنفس و سالک کو راہ سلوک طے کر نیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو  
 کافی نہیں ہند پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشد کامل  
 ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیہ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ میں رنگ  
 لیتا ہے جس طرح ڈکوری کٹیرے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشق حقیقی  
 اکی آگ اسکے قلب میں روشن کر دیتا ہے و بس ۛ سرمد غم عشق بوالہوس  
 راند ہند و سوز دل پروانہ مگس راند ہند و پس سالک اپنے اکسا و اشغال  
 و ریاضات و مراقبات سے اس آگ کو بجھڑکاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر  
 پروانہ کی طرح جل کر خود شمع بنجاتا ہے ۛ تا نیست نگر دی رہ ہست نہ ہند  
 وین مرتبہ باہمت پست نہ ہند و چون شمع قرار سوختن ماند ہی و شستر  
 روشنی بدست نہ ہند ۛ اعلم اللہ و قدم راہت بیرون از دنیست و  
 یک قدم برخود نہ و دیگر قدم در کوئے دوست و آنا فنا تا یہ راہ طے و کیو

ہو جاتی ہے۔ منتر مقصود تک رسائی ہوتی ہے۔ کانرا کہ خبر شد خبر بش ما زبیا  
 این مدرست جا آواز پڑا سینه بسینه میرد راز پڑا جبکہ لکڑی جل کر شعلہ بنی ہے  
 اسکو آگ کہینگے۔ پہر لکڑی کا اطلاق ادسپر عاید نہوسکیگا نظم مرے کئے  
 نور روح مردم پڑا بزیر نور حق ہو جا یوں گم ہو کہ جیسے دن میں یہ نہج و نوا  
 شعلہ شمس سے ہوتے ہیں غائب ہو یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی پڑا اگرچہ  
 زندگی میں ہے وہ نقلی مَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا شعر قومے گوید کہ با خدا  
 پیوستیم پڑ قومے گوید کہ از خود بیمار ستیم پڑ ہر کس خبر ہے دہ از خود بینی نشی  
 اغنی غرض انیت کہ ما ہم ستیم پڑ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَفَحِیْ اَقْرَبُ الْیَدِ مِنْ  
 حَبْلِ الْوَرْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہیں پھر کسکو اسکی معیت میں  
 کلام ہے۔ لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اس کے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا  
 دایرہ شعلہ کے ساتھ دیکھو اگر خود بتی کو سلگا کے پھراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجب حلقہ ہے  
 ۵ ہمارا دہام تست این صورتِ غیرِ ثوکہ نقطہ دائرہ است از سرعتِ سیر  
 نقطہ آتش کو جلدی سے پھرائیں تو دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے اور حقیقت  
 میں یہاں ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہیں ہے اسی طرح نقطہ وحدت  
 ہے کہ بسبب سرعتِ تجدد و تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرہ موجودات کی صورت  
 میں ظاہر ہوا ہے ۵ این نقطہ زگر دشیکہ دارد بکبر صورتِ دائرہ برآید  
 لکن بگذر خیالِ وہم بنگرؤ تا دائرہ نقطہ نماید بکبر یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خدا  
 کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے  
 صوفیہ فرماتے ہیں الْعَالَمُ كُلُّهُ أَعْرَاضٌ مَجْمُوعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ۔ بلکہ خود  
 کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے میں تقرب الہی تعالیٰ شانہ بڑھتا جاتا ہے  
 ۵ ہے خدا موجود باقی سب عدم تو فی الحقیقت ہے سو اللہ نے سو ہم

ح نکته سر بسته چه گوئی خموش و آن فی ذلک لک کرمی لمن کان له قلب  
 بدرستی که دین مذکور پند است اهل دل را عزل روز با بفکر من است  
 این همه شب ها سختم و که چرا غافل از احوال دل خوشتنم و از کجا آمده ام آمدنم  
 بهر چه بود و بکجا میروم آخر نه نماید و طعم و نه بخود آدم اینجا نه بخود باز روم  
 هر که آورد مرا باز برد و طعم و ماند ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا  
 یا چه بوده است مراد و این ساختنم و بشکنم قالب تن تا تو مرا کنی  
 من نیم زارغ و زرخن طوطی شکر شکتم و وقت آنست که پرواز کنم تا بروی  
 پرواز کوشش پروا بای برنم و مرغ باغ ملکوت نیم از عالم خاک و چند روز  
 قفس ساخته اندر بدنم و یارب این کیست که از پرده برون نمی گرد و یا چه شش  
 سخن می نهاند در دهنم و شمس تبریز اگر رو بماند نمائی و یا باله این قاف  
 افسرده بهم بر شکتم و اودیده هر دو خانه تو و سر من خاک آستانه تو



اے ماہِ عالم سوزِ من و شمعِ شبِ افروزِ من بُوے پیکرِ دلِ دوزِ من ازِ من  
 چرا بخیدہ بُو خواہم ترا ہماں کنم تا جانِ دلِ قربانِ کنم بُو جاے تو در چہاں کنم  
 ازِ من چرا بخیدہ بُو بخیدہ بخیدہ ازِ من چہ حاجتِ دیدہ بُو داکم گنہِ بخیدہ  
 ازِ من چرا بخیدہ شہیدہ ام سخنِ خوش کہ پیکرِ کینانِ گفت بُو فراقِ یارِ  
 آن کہ کہ تو جانِ گفت بُو مع کسے مکن بکرِ وصفِ جمالِ یارِ من بُو دلِ کبے  
 بہ در غمِ آن نگارِ من بُو ساغرِ مے مخور سحرِ خونِ جگرِ عشقِ او پورِ کو پری  
 معینِ بینِ چہرہ گلِ غدارِ من بُو زلفِ سیکشِ بکشِ پردہ و چہرہ و انا بُو  
 پیشِ کسے بیا بیا در دلِ بقیرِ من بُو حرفِ بدِ گیرانِ منہ گوشِ نہ بقولِ من  
 بارِ کسی میرِ بر خسرِ دلِ نگارِ من بُو آغیزِ نیرِ اکثرِ بوالہوسِ ما و صفِ مقدر  
 کے حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے  
 ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَا اَنْ خَلَقْتَ  
 الْاَفْلَاكَ کے یعنی اگر نہ ہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں کو  
 گویا کعبہ کی پیدائش آپھی کیلئے ہے پس مینہ منورہ کو تم ضرور بصد ضرور  
 خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ  
 شَفَاعَتِي مَنْ زَارَ رُفِي بَعْدَ مَمَاتِي فَمَا زَارَ رُفِي فِي حَيَاتِي - صَلَوَةٌ  
 فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنَ الْعَفْ صَلَوَةٌ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا  
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنَّ احَادِيثَ کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل  
 قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضہ مقدس نصیب کرے  
 اور ان عددوں کا مستحق بنائے آمین ۷۷ گھرے نخوری طعنہ فرمستان با  
 گروست دہد تو یہ کیم نیردان را تو فخر بین کنی کہ من نے نخورم ۷۷ صد کار کنی  
 کہ مے غلام ست آن را ۷۷ جبکہ توفیق ایزدی مدد صدی تم جج کو جاؤ گے

عرفات - و مقام ابراہیم - و چاہ زفرم - و حفرة و حطیم - و میزابِ رحمت کے  
 نیچے حجر اسود کے روبرو کھڑے ہو کر اور خانہ کعبہ کے اندر جا کر باز  
 بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر - فقیر حقیر کیلئے دعائے مغفرت کرنا  
 کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکہ سے مدینہ چون کر دم  
 رفتم بوداع قبلہ انس و ملک و از رکن و مقام و حجر و زفرم یکیک و آواز آمد  
 لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكَ - مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا  
 خیاب تو ریل آہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ۔ در رنج و بلا قدم باہم  
 نہ زنی و آئین رضا و صبر برہم نہ زنی و روشن ز تو بزم بندگی چون شمع آتش  
 ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی و دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ دار و منصبدار  
 و جاگیر داروں کو غلاب شانِ تالیف کلمہ ٹھانا پڑتا ہے اُن تک نہیں کہتے  
 حَدِيثُ حَفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِ وَ حَفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس  
 پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے  
 داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ  
 منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل ہے۔ کیونکہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی گلجہ کھڑے ہوئے تھے۔ دلم و عشق او  
 آوار شد۔ آوارہ تر باداؤ تم از بے ملی بیچارہ شد۔ بیچارہ تر باداؤ بعدہ قصد  
 زیارت میف کرنا۔ روضہ مبارک کے طرف رخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا  
 اور یقین جانا کہ آپ زندہ ہیں ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک  
 سلام کرنوا لیکجا جواب عطا فرماتے ہیں۔ آمد نماز شام نیا مذاکر میں  
 لے دیدہ پاس دار کہ خواہم حرام شد و اور نہایت ادب سے دست بستہ سلام  
 یا بنی اللہ السلام علیک کو امانا الفؤز و الفلاح لداک و سلام

آدم جواہر دہ کو مرہے بردل خرابم نہ پوسن و جاہ و احترام مرا پوک علیک  
 از تو صد سلام مرا پوزاری من شنو تکلم کن پوگری من نگر تبسم کن پو لب بجنبان  
 پے شفاعت من پو منکر درگناہ و طاعت من پو یا محمد یہ من بے سرو سامان  
 قبلہ دین و کعبہ ایمان مدد پو لیس لی غیورک یا سید کئی منی پو سویم افکن نظر  
 بر من حیران مدد پو یا نبی شتی است بکفت ہمت تست پو اندرین و رطہ غم صدمہ  
 طوفان مدد پو عاصیم پو رکنہ ام سخت غریب زارم پو رحم فرما بغیر بی غیبان  
 مالکدائیم تو سلطان و عالم شدہ پو شاہ شاہان و دے شاہ گدایان مدد دے  
 از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ پو مظہر نور خدام شدہ پا کان مدد پو بار عصیان  
 بسیر آوردہ حسامی بدرت پو یا رسول عربی شافع عصیان مدد پو اور اس کسین  
 امت دنیا خیر محض کے جانب سے بھی آستان پو بی سلام بعد شوق و  
 ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما با رسول کن این

وعار قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما  
 پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسرین  
 شفیع اور ساتھ دفن ہیں فرما قیامت ساتھ ہی مشور ہو گئے۔  
 مثل اہلبیت مطہرات ان صحابہ کرام کی مکرم و محبت پیروی بھی ہم پر واجب  
 پھر وہاں کہڑے رکھ کر حقیقتاً اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَزَقْنِیْ  
 شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَجَعَلْ مَوْتِیْ بَیْدَ رَسُوْلِکَ۔ پھر وہاں سے  
 جنت البقیع کو جاؤ اہلبیت ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو  
 قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس و شام کی زیارت  
 سے بھی سفید و سفید ہو نا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق  
 شامل حال ہو جا تو مدینہ منورہ کی قامت اختیار کر دو تا زندگی ادب و  
 خشوع ملحوظ رکھو ہزار ہا آدمی ایسی تمنائیں زیر زمین ہو سکتے ہیں خدا تم کو

کامیاب کرے۔۔۔ فراقی یا رازد کیت اندک نیت و میان چشم گزینیم تو  
بسیار ہے۔۔۔ و علم را سوخت داغ شعله تاب آہستہ آہستہ بکند صید ترا  
آتش کباب آہستہ آہستہ و امام مالک حمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے  
فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزین ہو گئے۔ لوگوں نے پھر حج کو جانکی غیب  
دی تو فرماتے تھے کہ راستہ میں شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جا  
اس لئے دوبارہ حج کو نہیں گئے حجت البقیع ہی میں دفن ہوئے یا محمد ترا  
در چھوڑ کہاں جا غریب و بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری۔۔۔  
عطر را بر تن فرن بادل بال و عطریہ بو و نام پاک ذوالجلال و الاعز نرست  
یہ خیال فقیر کے دل میں گذرا کہ کلام مجید میں کہیں یہ مرقوم نہیں کہ خدا تعالیٰ  
نماز پر کتاب ہے روزہ رکھنا ہے حج کرنا ہے زکوٰۃ دینا ہے تم لوگ بھی  
ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب میں صاف آیت موجود ہے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

یعنی مہر آئینہ خدا اور اس کے فرشتگان درود بھیجتے ہیں نبی پر اے مسلمانو درود

بھیجو تم اوپر اُنکے اور سلام پس درود شریف کی شان آئیہ کرمیہ سے مثل روزِ روشن

روشن تر ہے۔ باقی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

کبرت پڑھا کرو کیونکہ خدایتعالیٰ خود بھی درود پڑھتا ہے جس طرح اسکے لائق

اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تم کو بھی درود شریف پڑھنے کا

تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ

ضعیف عقیدہ والوں کے نزدیک تمام عمر میں ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے

ولیکن ہمارے مشرب میں تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا نا کافی ہے، جس قدر پڑھے

تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے

جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کس قدر درود پڑھوں



فرمایا جس قدر توجہ ہے آخر میں اُنھوں نے عرض کیا تمام اوقات میں درود  
 ہی میں متفرق کر دیتا ہوں۔ فرمایا اِذَا يَكْفِي مَمْلَكَ وَيَكْفِي ذَنْبَكَ  
 یعنی اب سب تیرے غم دور کرے گا اور گناہوں کو مٹا دیگا حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مقبول نہیں ہوتی جب تک تو اپنے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا  
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھ پر بھیجے اس کے معاوضہ میں دس مرتبہ خدا تعالیٰ  
 اُس پر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اعلیٰ الفکر و آخر العمل  
 ابوالارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کر وہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ النَّبِيِّ  
 الْاُمِّيِّ وَالْاَلِہِ بکثرت درود شریف دہی شخص پڑھے گا جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ احَبَّ شَيْئًا اَللّٰهُ ذَكَرَہُ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اور سکاہت کرتا ہے فرماتے ہیں کہ ۱  
 اگر دریمنی و بامنی نزد منی پڑ کر نزد منی و بے منی و دریمنی پڑ جب تک آپ سے  
 کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد میں ایک نماز پڑھے تو  
 ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت  
 رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ۲ ہر مرض کی دوا درود شریف پڑ دافع ہر بلا  
 درود شریف پڑ آپکی شان خدا تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے ۳ کیا کوئی  
 حق کے سوا انکی حقیقت جانے پڑ معرفت رکھتے ہیں جبریل بن جبریل سی  
 ۴ گفتہ روم بخواب کہ بنیم حال دوست پڑ بد عہدی زمانہ امانم نمی دہد  
 ۵ محمد سے صفت پوچھو خدا کی پڑ خدا سے پوچھ لو شان محمد پڑ محمد سر و شد  
 ہے کوئی رفراسکی کیا جانے پڑ شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے  
 سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ۴  
 لکھ دینا کمال نجل ہے اور نازیبا لغت ہے اس میں بخت پر جو نام پاک  
 محمد کو چھ لکھا ہے ایگزیر نصاح شانی، دو چیز آثار نیک بختی ہیں  
 رب جلیل وقامت جلیل، دو چیز ایک بہتر اس سے دوسری بدتر اس سے  
 جہان میں نہیں دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول دو چیز سے خلل مادی  
 ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت علمائے رغبت فقر کی صحبت ہاش  
 سعادت ہے خلقِ ملیح و زبان فصیح نعمت ہے دو چیز بد بختی کی نشانی میں  
 بزرگوں کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا دو چیز دلیلِ احمق ہیں  
 عورتوں کی بات سننا سفلوں سے توقع رکھنا دو چیز باعثِ روشنی دل ہیں  
 ذکرِ خدا و کلامِ انبیاء دو چیز بہتر ہیں ماننا نصیحتِ بزرگوں کی اور قبول کرنا  
 عذرِ خطا کا روک دو چیز انسان کیلئے لازم ہیں طلبِ خوشنودی و فو الجلال

سعی معاشِ حلال <sup>۱۲</sup> و دو چیز علامت ایمان ہیں بلا پر صبر و لغا پر شکر <sup>۱۳</sup> دو چیز غنیمتِ جانی  
 جوانی بوڑھا پیسے کے آگے صحت بیماری کے پہلے <sup>۱۴</sup> دو چیز دل کو اندھا  
 بناتی ہیں زیادہ باتیں کرنا اور بہت سونا <sup>۱۵</sup> دو چیز باعثِ غیر اطمینانی ہیں  
 خادم غیر متدین و مخدوم متکبر <sup>۱۶</sup> دو چیز نقصان میں نہیں ڈالتی گفتگو بے سنجیدہ  
 و عمل پسندیدہ <sup>۱۷</sup> دو چیز حماقت سے نوسوب میں ستائش اپنی و اتباع بدیہ کی  
 دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں صبح کے اول اوتھنا اور ہمیشہ با وضو رہنا <sup>۱۸</sup>  
 دو چیز صداقت دوستی میں ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی میں اور مشورت <sup>۱۹</sup>  
 دینا حیرانی میں دوست آن باشد کہ گیر دوست دوست پر پریشانی جالی <sup>۲۰</sup>  
 درماندگی کو دو چیز علامت نادانی ہیں قطع کلام دے محل گفتگو کرنا <sup>۲۱</sup> دو چیز  
 انسان کو نام آور کرتی ہیں ہوشیاری کام میں جُردباری عام میں <sup>۲۲</sup> دو چیز  
 فراست کی علامت ہیں دریافت کرنا انجام امور کا اور توقعاتِ لازم <sup>۲۳</sup>

دو چیز سب کاموں سے بہترین قول موافق آیات قرآن و فعل مطابق  
 احادیث رسول سبحانہ <sup>۲۲</sup> دو چیز اعنی دنیا میں خدا کی یاد و آخرت میں اس کا دیدار  
 بہترین <sup>۲۵</sup> دو چیز اعنی اللہ جل شانہ پر ایمان لانے اور اس کے مخلوق کو نفع پہنچانے  
 سے بہترین <sup>۲۶</sup> لا شریک لہ کا شریک ٹھیرانے اور اس کے مخلوق کو تکلیف دینے  
 سے بدترین <sup>۲۷</sup> علما کی صحبت حکما کی نصیحت مروتہ دلوں کو زندہ کرتی ہے  
 جس طرح بارش زمین خشک کو قبر میں بے توشہ دفن ہونا دریا میں بے کشتی <sup>۲۸</sup>  
 کا لواحد سے دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے <sup>۲۹</sup>  
 دنیا کا غم تیر کی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے <sup>۳۱</sup> طالب علم دین  
 کی جنت طالب گناہ کی دوزخ طالب بے نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش <sup>۳۲</sup>  
 دنیا سے رغبت نہیں کرتا بضاعت تقویٰ سے نفع دین متاع دنیا سے <sup>۳۳</sup>  
 خسارہ دین متصور ہے جسے گناہ کیا اور ہستار با دوزخ میں رہتا ہو گا <sup>۳۴</sup>

جسے عبادت کی اور روتا رہا جنت میں منتا رہیگا <sup>۳۵</sup> عارف کا مقصود خدا  
 اور اسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے <sup>۳۶</sup> گناہ صغیر  
 تو اترے کبیر گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہو جاتے ہیں <sup>۳۷</sup> خدا سے برتر  
 بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہیں <sup>۳۸</sup> جیسے دنیا میں  
 بحر و بر مقام ظہور فساد ہیں <sup>۳۹</sup> اسطرح انسان میں دل و زبان تمام گناہوں  
 کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنوں کی جڑ زبان کی حرکت ہے <sup>۴۰</sup> گناہ جو خواہش نفسانی  
 سے ہو بختا جاتا ہے حبط لغزش آدم علی بنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ  
 غرور سے ہو بختش کی امید نہیں دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ <sup>۴۱</sup> رباعی  
 از راحت چند وزہ خوش دل نشوی ڈور خیر رنج و درد بسمل نشوی ڈور گناہی  
 از حضور ہستی خدا ڈالے تنگ عدم زمرگ غافل نشوی ڈور <sup>۴۲</sup> ایغز نریضاح نکلا  
 تین چیز موجب عزت ہیں بڑھون کی خدمت جو انون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین<sup>۲</sup> چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر  
 قضاء الہی پر رضا تین<sup>۳</sup> چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -  
 سربر آوردن سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین<sup>۴</sup> چیز کی بیداری  
 تین چیز سے متصور ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے  
 اور علم کی مباحثہ سے تین<sup>۵</sup> چیز کا دعویٰ عقلمند نہ کرے شجاعت سخاوت  
 شرافت تین<sup>۶</sup> چیز اختیار کرے حضور قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا  
 کلام اللہ پڑھنا تین<sup>۷</sup> چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی  
 محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم بے عمل و عمل بے اخلاص  
 و اخلاص بے نفاق علامت بد بختی ہے دولت خواہش سے جوانی خصا<sup>۸</sup>  
 زندگی دول سے حاصل نہیں ہو سکتی تیسیر نیک کرنی آدھی گذران ہر امر  
 کی تحقیق ادھاعلم ہر امر میں مال اندیشی آدمی عقل ہے تارک دنیا خود<sup>۹</sup>

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہیں <sup>۱۲</sup> دنیا کے  
 نعمتِ اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے <sup>۱۳</sup> عقلمند  
 آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل  
 کرنا کی کوشش کرتا ہے خود پسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہیں  
 ہمیشہ خوفِ الہی دولت مندی میں میانہ روی غصہ میں حفظ مراتب  
 مد نظر رکھنا باعث نجات ہے <sup>۱۴</sup> زیادتی کلام و طعام و منام میں ہلاکی  
 متصور ہے سلام میں پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے  
 میں مدارج کی ترقی ہے خواہ <sup>۱۵</sup> کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی  
 محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے <sup>۱۶</sup> سردی میں وضو کرنا  
 نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظارِ جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے <sup>۱۷</sup> اللہ  
 کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے بچ دور ہوتا ہے <sup>۱۸</sup> جو ادب



نہیں کہتا وہ علم نہیں کہتا جو صبر نہیں کہتا وہ دین نہیں کہتا جو تقویٰ  
 نہیں کہتا اور اس کو قرب الہی نصیب نہیں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے درو  
 حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی بُرائی سے روکو دنیا سے محبت  
 نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہیں ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا فریق  
 نہیں ہے کسی کو ایذا نہ دو کہ یہ مومن کا شیوہ نہیں ہے جس کا دل دانا ہو  
 بدن صابر ہو شے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے خوش حال  
 وہی ہے جس نے دنیا کو اس کے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر میں داخل ہونے کے  
 پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا بلا پر صبر کرنا  
 آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے مسجد ذکر خدا  
 قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جس میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا سب دنوں سے  
 بہتر جمعہ کا دن سب مہینوں سے بہتر رمضان کا مہینہ سب اعمال سے بہتر

پہنچا نہ نماز ہے <sup>۲۸</sup> دین کی ہوتیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جئی سے  
 بہتر کوئی چیز نہیں <sup>۲۹</sup> اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے  
 جس میں خالص رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس میں ایمان جاؤ خوشبو عباد <sup>۳۰</sup>  
 عورت دنیا میں پسندیدہ ہیں <sup>۳۱</sup> محبت الہی معرفت کی بنیاد گناہوں سے بچنا  
 یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہو خود پسند گمراہ مال پر <sup>۳۲</sup>  
 ہر وسوسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے غرت کا خواہاں ذلیل ہے <sup>۳۳</sup> تکبر کو تو واضح سے  
 حرص کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلنیو الامومن ہے <sup>۳۴</sup> لڑکپن میں ہی  
 جوانی میں مستی بڑھاپے میں مستی انسان کا خامصہ ہے <sup>۳۵</sup> فنا کے تین ہی سبب ہیں فنا فی الشیخ  
 فنا فی الرسول فنا فی اللہ <sup>۳۶</sup> بگا کی متن قسم ہیں خوف عذاب خوف غضب  
 خوف جدائی پہلا گناہوں کا کفارہ ہے اور کاثرہ نجات دوسرا پاک  
 کن عیب ہے اور کاثرہ بلندی درجات و نعمات تیسرا باعث قرب

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی  
 اے شیفۃ بہارِ گلزارِ جہان ڈو غافل چہ نشستہ ز اسرارِ جہان ڈو اسبجز زمانہ <sup>بظہار</sup>  
 سیلاب ڈو ہر لحظہ ہمیں رسد بدیوارِ جہان ایخیز نیرِ فصاح رباعی چہاچہ  
 مطمح نظر میں صورتِ بندگی سیرتِ افگندگی دلجوئی دوستان و نیکیوں با  
 مردمان چار چیز زیادتی دولت کی ہیں بدو سے نفاق نیکیوں سے  
 اتفاق دوستوں سے ملطف دشمنوں سے مدارا چار چیز چار چیز کو یاد  
 دلاتی ہیں بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نادر جا <sup>می</sup>  
 بہجت کو چار چیز علامت صاحب دلی ہیں غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا  
 ہر کسی کو کافر نہ کہنا کیسے دل کو رنجیدہ نہ کرنا کیسا راز فاش نہ کرنا چار چیز  
 سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدو کی صحبت سے نیکیوں  
 کیساتھ ٹرنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چار چیز کے

چار دشمن ہیں اَل کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت محبت کا قرض قَاتِلِ  
 الْقَرْصِ مَقْرَضُ الْحُبِّ چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہیں دشمنی  
 قرض ہتیار پریشانی روزگار مجامعت بار بار چار چیز ہیر واپس نہیں  
 عمر گزری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی ۔  
 برباب جوے نشہ گزرا بزمین بکریں بشارت زہان گذران راباں  
 از دست رفتہ میچ نیا میچ حال بچند انکہ او فغان کند و جا ہا درد  
 چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہیں وفاق کرنا عہد پر نگاہ بانی کرنا حد پر  
 صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بناؤ کیونکہ دیرا گہرا  
 کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھ ہلکا کرو کیونکہ گہا پی سخت  
 خالص عمل کرو کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے شرم مردوں کی خوب  
 مگر عورتوں کی خوب تر۔ انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکموں کا

نیک تر توبہ بڑھون کی نیک ہے اگر جو انون کی نیک تر بخشش غنیوں کی  
 نیک ہے مگر فقیروں کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نما  
 ہر ماہ تین روز رکھنے سے حق روزہ روزانہ سوا اسی۱۲ پڑھنے سے حق  
 ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے سجدہ سہو سے نماز فطر  
 سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیر۱۳  
 ظالمون کی خوشامد گناہوں کا بھونا طول امل تاریکی دل ہے روزہ  
 رکھنا نیکوں کی صحبت رکھنا گناہوں کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی  
 دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے بچنا رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیروں مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ  
 اور خیرات نکرنا خون دوزخ کا دعویٰ اور گناہوں سے بچنا یہ محض  
 جھوٹے دعوے ہیں پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

استغنا<sup>۱۸</sup> فاعت میں راحت آزادی میں لذت صحت جسمانی میں رقت  
 آسمان میں ہے خالق کی موافقت مخلوق کی ہی خواہی نفس کی لغت  
 بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے از روے تورات  
 تقدیر پر رضامندی وار رو انجیل شہوتوں کا توڑنا وار رو زبور تنہائی و  
 گوشہ نشینی۔ وار رو فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے  
 خواہش ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیاء میں<sup>۲۱</sup>  
 حضرت سلیمان غلاموں میں حضرت یوسف بیماروں میں حضرت ایوب  
 فقراء میں حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا دلیل و تطہیر فرمایا گیا  
 میند کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پل صراط پر خواہشات کو  
 جنت پر منحصر رکھو درو عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہوں زیادہ  
 تصور کرو جوانی کی قدر بڑھاپے میں آرام کی قدر تکلیف میں صحت<sup>۲۵</sup>

کی قدر بیماری میں زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی۔ ملک الموت<sup>۲۶</sup>  
 روح کو قبض و ثناء مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے  
 خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتیں جمع مال کیلئے فریب مغربہ<sup>۲۷</sup> الہی  
 کیلئے علم مسلمانوں کی بہلائی کیلئے مدارا درکار ہے غصہ میں معافی۔<sup>۲۸</sup>  
 تنگی میں خشش تنہائی میں پارسائی خوف میں اظہار حق مشکل ہے۔ پورا کرنا<sup>۲۹</sup>  
 وعدہ کا۔ نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شے گم شدہ پر راضی رہنا  
 سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے عورت پر اعتماد نہ کرے مال پر  
 غرور نہ کرے۔ وعدہ پر طاقت سے زیادہ بوجہ نڈالے علم لایفعد نہ پر<sup>۳۰</sup>  
 آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین<sup>۳۱</sup>  
 رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا میں کوئی نہیں رویا جو کہ عورت نہیں رکھتا<sup>۳۲</sup>  
 آسائش تن کی نہیں رکھتا جو کہ فرزند نیک نہیں رکھتا۔ آنکھوں کی ٹھنڈک

نہیں رکھتا جو کہ برادرِ ہرنگ نہیں رکھتا قوتِ بازو نہیں رکھتا جو کہ  
 زر نہیں رکھتا دنیا کی عزت نہیں رکھتا جو کہ یہ چار نہیں رکھتا کچھ غم نہیں  
 قطعہ اسکندر کی قباد و جمشید پڑ رقتند بصد ہزار امید پڑ بار غم آخرت پڑ  
 آنکس کہ بفکر گاؤں و خرمدیو ایغریز نصالِ خماسی علماء کی حقارت سے دیکھا  
 اقربا کی حقارت سے دنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت  
 سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض  
 ازدیاد و نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا شہید  
 نتیجہ ہے محتاج کینے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی  
 اولاد مطیع والدین گناہوں سے توبہ کرنیوالا نیک ہن زبان و فرج کی  
 حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی شکی غنیمت جاننا  
 حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے



تو نگری قناعت میں سلامتی گوشہ نشینی میں بزرگی نرک خواہشات میں  
 صبر کا ثمرہ قلیل مدت میں فائدہ کثیر عرصہ میں حاصل ہوتا ہے جو ان کو بڑھاپے  
 سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تو نگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو  
 گزرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقرا کو راحت  
 نفس اطمینان قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ اُمرا کو تعلیف  
 نفس بے چینی دل چاہلوں سی اہل دنیا گرائی حساب پستی درجہ نصیب ہے  
 صحبت نیکان تلاوت قرآن خلوے شکم عبادت شب عاجزی مہم صبح  
 تجلی دہ دل ہیں قرآن کی آیتوں میں غور کرنے سے توحید و یقین میں ترقی  
 ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نعمتوں پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے  
 اس کے وعدوں پر پیروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اس کی  
 وعید میں فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اس کے احسانات اور اپنے

تفصیلات دیکھنے سے شرم و امن گیر ہوتی ہے شکر کو نعمت پر محنت کو راجہ  
 ذلت کو غرت پر خاموشی کو یادہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا  
 اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الہی میں فراغت  
 ڈاکو و سچے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے  
 جس شخص میں امید طویل پر ہنر گاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت  
 اویس کے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے  
 ولیکن جہاں کو کھلانے میں بوقت کی تیاری میں بالغہ کے نواح میں ادا قرض  
 گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے سرگوشی بید کو صدقہ مال کو غلوں  
 عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام  
 گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہو نفس پر پلا مت کی توبہ میں جلدی کی  
 رحمت خدا تعالیٰ سے نا امید نہ ہوے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا تا دم نہوا اپنے کو علامت نہ کی تو یہ کار ارادہ نہ کیا رحمت رحیم  
 نا امید ہوا جس قدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جس قدر  
 عذاب پہننے کی طاقت ہو اویس قدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا  
 حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر میں کفایت کرے جس قدر رحمت  
 بہشت میں رہنے کا ارادہ ہو اویس قدر عمل کرو سب محافظوں سے بہتر رہنا  
 سب لباسوں سے بہتر پرہیزگاری سب باتوں سے بہتر قناعت سب  
 نیکیوں سے بہتر نصیحت سب لذتوں سے بہتر صبر ہے اللہ تعالیٰ کے  
 وعدوں پر کلی اعتماد خلائی سے کلی نفرت اعمال میں خلوص ظلم پر کراہ  
 موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے۔ ہر وقت کلمہ طیب  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ  
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا  
 ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوعِ گناہ کے وقت  
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ  
 سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا  
 کی خوشی خوفِ خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ عبت کی  
 خوشی دیدارِ الہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات  
 یوں مانگا کرو کہ الہی امید و راز نے فریب دیا۔ محبت دنیا نے ہلاک کیا  
 شیطانِ لعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہم نشین نے  
 گناہوں میں اعانت کی پس اے فریادرس فرما درسی کر اگر تو رحم و کرم  
 نکریگا تو سوائے مجھ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر  
 در حضرتِ ما دوستی بیکہ کن ڈھریا کہ غیرِ یاسست آزمایہ کن بیکہ صبح

باخلاص ساربر درمن ڈگر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن ڈگر نہ ہر غم دوست  
 خبر شکر نیت ڈگر این نیز نصیب ہر جگر نیت ڈگر بد سکے دہان جب جانی  
 شیرین بود انچہ تلخ دانی ایغیر نصلح سدا سی کتاب اللہ میں  
 افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالیٰ شانہ کو جہٹلانیوالا طبیعت مظہر  
 سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا  
 حرام کو حلال ٹھہرائیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی  
 دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہوں کے طرف خواہش شہوتوں کے  
 طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا غائب  
 بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نازیون میں مصحف بے تلاوت  
 گہر میں قرآن فاسق و فاجر کے سینہ میں نیک عورت ظالم شوہر کے  
 قبضہ میں نیک مرد بد کردار عورت کے پند سے میں عالم نصیحت

ناشنوا قوم میں محض بیکار ہے جسے ابلیس کا کھانا اوس سمجھیں چو  
 جسے نفس کا کھانا اوس سے روح گئی جسے خواہش کا کھانا اوس  
 عقل گئی جسے دنیا کا کھانا اوس سے آخرت گئی جسے بدن کا کھانا  
 اوس سے جنت گئی جسے اللہ پاک کا کھانا اوس سے کل برائی گئیں  
 مقبولیت عبادت میں اسمِ عظم قرآن میں غضب الہی گناہوں میں  
 شب قدر رمضان کی طاق راتوں میں صاحبِ دل عام لوگوں میں  
 موت زندگی میں پوشیدہ میں جسے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اسکی زندگی  
 کی نفس کو پہچانا خلافت کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا  
 پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی باطل کو پہچانا  
 اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عملِ دیلِ علم فہمِ ظرفِ علم  
 عقلِ ہر نیکی خواہش مرکبِ گناہ مالِ چادرِ تکبر دنیا بازارِ

آخرت ہے غذا کا ہضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل  
 تندرستی جسم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں جو لوگ تو بہ کی امید پر گناہ  
 ترک نہیں کرتے علم کے بعد عمل نہیں کرتے عمل عین اخلاص نہیں رکھتے رزق کھا کر  
 رازق کا شکر ادا نہیں کرتے تقدیر پر رضامند نہیں ہوتے مردوں کو  
 دفن کر کے عبرت نہیں پکڑتے۔ اُنکے قلوب فساد سے بہرے ہیں  
 حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو دغا بد اخلاق  
 کو سردری نوشتہ تقدیر کا رد نہیں نفس کو گناہوں سے مجتنب رکھنا  
 دل میں خوشی کو غائب اور پرہیز و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے  
 دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت  
 عمل کو تھوڑا جانتا اپنے دل کو ادس خیر کی طلب میں مشغول رکھنا جس کا عہد  
 ازل میں کر چکا ہے بے فکری ادس چیز سے رکھنا۔ جس کا صنم خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت نہ کہ ساتھ ٹکھیاں رہنا مقبولیت تو یہ کہ  
 علامات میں شہرِ شریکی بن کر گناہوں میں طعن و نیر عبادت نہ کہ  
 قرب الہی کی امید رکھنا و دوزخ کا تنہم ہو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار  
 ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا نیرِ عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے  
 زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریبِ حماقت ہے  
 سب سے بہتر عقل خدا و از معرفت الہی ہے اگر وہ نہ ہو تو طریقہ <sup>۱۳</sup> <sub>رہنما</sub>  
 (شرح) اگر وہ بھی نہ ہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہ ہو تو (اعتکاف)  
 یعنی گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہ ہو تو (بجز انصاف) خاموشی اگر یہ بھی نہ ہو تو  
 پہر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی درد اکہ غم زمانہ بس جان کا  
 اول قدمش بسوے دوزخ راہ ست یو غافل نشین غم مخور شاد بزی تو این  
 معنی لا الہ الا اللہ ست ۵ ہر سرِ خاکم گذر کردی صفا آوردہ و بے خبر



مگر کہ ماہم جسم جانے داشتیم و از فریب باغ بان غافل مشو احمد علی  
 پیشتر ماہم درین باغ آشیانے داشتیم ایغیر نیر نصاح سباعی بادشاہ  
 عادل جوان صالح بخوف خدا تنہائی میں روئیوالا پہنچو قہ مسجد کو جائیگا مشاق  
 چھپا کر صدقہ دینے والا بعد دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت  
 رکھتے ہوئے زنا کاری سے انکار کرنیوالا سایہ عرش مایگیا بہت <sup>بے</sup> ہنسٹ والا  
 ذلیل ہوتا ہے لوگوں کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی  
 یا کام کی کثرت کرنے میں اوسے سے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے  
 بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے  
 پرہیز گاری گھٹتی ہے پرہیز گاری کے انحطاط سے دل مردہ ہو جاتا ہے  
 تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو بچانے اور مہنتا رہے  
 دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شے مفقود

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہوا اور مال جمع کرے غدا ب دوزخ سے  
 خائف ہوا اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ  
 کی پرستش کرے شیطان کو عد و ظاہر سمجھے اور اسکی اطاعت کرے  
 دنیا اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہیں اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی  
 فکر نہیں جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہیں مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہیں  
 درپے رہتا ہے وہ جسکو علم نہیں حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہیں  
 کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہیں فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو  
 عزت عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیرکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر  
 پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالی کا دل سمندر سے زیادہ  
 تو نگر ہے <sup>۱</sup>اعلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا  
 عورت کے دُہرے سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پیئے والا قیامت میں مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ میں جلا یا نہ جائیگا  
 رباعی گرزندہ ام آلودہ بہ افکارِ تم ہو ورمردہ همان بہشت و دوزخ و طغم ہو  
 یارب بگو بذاتِ پاکت سو کند ہو کردوش چگونہ بارِ بہستی فلکم ہو  
 مثنوی لبستی دستِ پا و دل نشستی ہو کدورتِ ہا آب و گل نشستی ہو  
 دل ازنا پاکی باطن چو پاک ست ہو اگر نا پاک شد دست چہ پاک ست ہو  
 ایغیر نیرِ نصالِ شامانی آنگہہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے  
 عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے  
 آگ لکڑی سے کچھویر نہیں ہو سکتے ناز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روز  
 بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جائے قنات بے فکر جسکا اثر و اثر  
 نہ پیرے علم بے عمل جسمین تقویٰ حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے  
 لوگوں کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین با یکدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہ ہو دعا بے خلوص حبیبِ دل رجوع نہ ہو بیکار نہ ہو  
 باغی غلام کا آزاد کرنا مسافروں کی مہمانی کرنی محتاجوں کی تسکین  
 کرنی افسردہ دلوں کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہوں  
 کی مجالس سے پرہیز کرنا کس کی تواضع کرنا بزرگوں کی توقیر کرنا چاہئے  
 دل میں خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھ میں حیا و بکا ترک دنیا طلب  
 رضا سے مولا عارف کے علامات ہیں شکر و تحمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے  
 حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان و جلال نامحس کیلئے خشوع قلب  
 نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زنت ہے  
 کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے  
 لذت عبادت منہی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے  
 محبت آخرت لوگوں کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہنے میں

صفاتِ الہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نور چشم آدمی افروز شود  
 از ہشت چیز ڈگر میر میثود با و نظر کن ہر زمان پوزر زو بر مصحف و شیخ  
 کبار و شاہ عدل کو خط خوب حسن خوب سبزہ و آب روان پوز رباعی  
 نے مال مرا باید و نہ فوج و سپاہ و از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ و ترکِ اسباب  
 بہ ز جمع اسباب و کرد دولت فقر مرگد اگر دشاہ و الیغیر زیر نصائح و تسامی  
 غرور و حسد حرص شکم سیری خواب آسائش جسم محبت مال شناسند  
 حکم دروغ گوئی خطاؤں کی جڑ میں نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی  
 محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکوکاری  
 نرمی قلب گذرِ پل صراطِ سجات و دنخ ہمسا ئیگی صالحین متصور ہے  
 زمین زبانِ حال سے کہتی ہے کہ لے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر قوت  
 سے دوڑتا دُربے کام کرتا ہے وائے تیرے حال پر ایک نیکو

ایسا ایسا کیسے پیٹ میں تجھ کو تیرے ہی قمر باؤشنا سابلے تامل گرا دینگے  
 جس طرح اب گناہ کر رہا ہے اندر غدا بگتیکا جس طرح یہاں نہتا ہے  
 وہاں رویکا یہاں خوش ہے وہاں مغموم ہوگا یہاں مال جمع کرتا ہے  
 وہاں پشیمان ہوگا یہاں تو حرام کھاتا ہے وہاں تجھ کو کیڑے کھائینگے  
 یہاں تکبر کرتا ہے وہاں ذلیل ہوگا اوپر روشنی میں پہرتا ہے اندر  
 اندھیرے میں پڑا رہیگا اوپر جماعتوں کے ساتھ پہرتا ہے اندر تنہا رہیگا  
 تیرے یہ سب کرشمے میری ہی پیٹھ پیٹ میں ہونگے رباعی خواہی کہ  
 دین زمانہ مرد گردی ہو واند رہ حق صاحب درد گردی ہو و زمان و شب  
 بگرد مردان میگردد مرد گردی چو گرد مرد گردی ایغیر نصائح عشاقی  
 مسواک کرنے میں دُعا فائدے متصور ہیں طہارت دہان رننا رحمان  
 عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑھوں کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال پل

اندفاع صغیر از دیاد بصر قبولیت نماز جبکوداً ماسچائی قناعت کے ساتھ  
 صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوص شکم کے ساتھ غم خفا  
 کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم  
 کے ساتھ علم نافع حلم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب  
 ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پیرنگاری کے بزرگی بغیر علم کے  
 مطلب بغیر عرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تو نگری  
 بغیر خود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد بغیر  
 توفیق کے دفعیہ تشنگی بغیر آب خشک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ بتلا  
 علم جیسے عل نہ کیا جائے رائے جو پسند نہ کیجائے ہتھیار جو استعمال میں نہ لایا  
 جائے مسجد حسین نماز نہ پڑھی جائے مصحف حسین تلاوت نہ کیجائے مال حسین  
 زکوٰۃ نہ دیا گھوڑا جیسے سواری نہ کیجائے۔ علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر حسینِ نبادِ آخرت مہیا نہ ہونا فتح نہیں علمِ اچھی میراث ہے ادب  
 اچھا پیشہ ہے۔ تقویٰ اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق  
 اچھا ہنسیں ہے۔ حلم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تو نگری ہے توفیق  
 اچھی مدد ہے۔ علم صالح اچھا رہبر ہے موت اچھا ادیب ہے فَاَعْتَبِ <sup>نصیحت</sup> سِرًّا <sup>یا اولی الامر</sup>  
 جس نے اوصیاء کو اختیار کیا دنیا و دین میں کام اپنا بنالیا یا حق تعالیٰ کے  
 ساتھ صدقِ نفس کے ساتھ قبرِ خلیفہ کے ساتھ انصافِ بزرگوں  
 کے ساتھ خدمتِ خورشیدوں کے ساتھ شفقتِ درویشوں کے ساتھ  
 سخاوتِ دوستوں کے ساتھ نصیحتِ دشمنوں کے ساتھ علمِ عالموں  
 کے ساتھ تواضعِ جاہلوں کے ساتھ خاموشیِ عجبِ جاہلانِ باندِ غمخوشی  
 رباعی غمِ چندِ خوری زِ کارِ ناآمدہ پیشِ پوچھِ ست نصیبِ مردمِ دورِ اندیش  
 خوشِ بابِ تنگِ کمنِ برِ دلِ خویش کُڑ کر خوردنِ غمِ قضا نگرِ دو کم و بیش



اسی نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصالِ ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے  
 خدا سے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عمل کر گیا اور تمہارا سے  
 نیک افعال ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کرو گے وہ فقیر کی روح کو  
 پھونچا دیا خدا تعالیٰ تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ  
 و ذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تم کو کرنا  
 کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہو سکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی  
 جالِ حجاب بلکہ کجِ حال ہے جو دنیوی اشتغال اور اسکی محبت کے قیدِ دوام سے  
 بکھلنے نہیں دیتا ورنہ پچتاؤ گے پچتاؤ گے ۛ یک نکتہ بس اگر شعور آ  
 ورنہ چو چراغِ پیش کو رست ۛ خوب بینی و خود نمائی ترا دو بندہ است و این کی سخن  
 من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تناسا تھ نہ  
 لیجانی چاہئے الحمد للہ علی حمد بعد علیہ و علی عفوہ بعد قد مرتبہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہو بس یہ بھی ہی  
 کہتا ہوں کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال بد نظر رکھ کر اسکو اپنے  
 لئے کارنامہ ہدایت بناو گے تو انسان کامل بن جاو گے اور دامن مقصد کو  
 گل کامیابی سے پُر کر لو گے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤ گے جو  
 فقیر اس وقت لیجا رہا ہے ۵ دنیا تو انی کہ عقبیٰ خریٰ ڈیو بخراجہ من  
 ورنہ حسرت بری ۵ یاد داری کہ بوقت زادن تو ڈیو ہمہ خندان بدند  
 تو گریان ڈیو آنچنان ہی کہ بعد مردن تو ڈیو ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی  
 این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ڈیو ایجا حکم تو نافذ است آنجا ہم ڈیو امر فرما  
 پردہ پوشی من کردی ڈیو یارب ندری پردہ من فروا ہم ڈیو جناب ملیر المنین  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اَنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَا وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی  
 مَنْ قَالَ یعنی جو کہا گیا اسکو دیکھہ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھہ اگر فقیر کی

یہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ اعلیٰ پر نظر رکھو ۛ تو نگرانی مال  
 پیش الٰہی مال کہ مالِ تالبِ گورست بعد از ان اعمال و من انچہ شرطِ غلبت  
 با تو میگویم و تو خواہی از سختم بند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک ذریعہ  
 دانا بادشاہ ہارون شید کے پاس آیا او کو متفکر دیکھ کر کہا کہ سبب  
 اتنی فکر کا کیا ہے ہارون شید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکر مند ہوں  
 ۛ ہمیشہ برب فوارہ این سخن جاریست و کہ اوج مردم دنیا و دن  
 نگوں ساریست و بہلول نے کہا کہ تجھ کو یہ اندیشہ نکرنا چاہئے کیونکہ  
 دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہ بادشاہت تجھ تک نہ چھو نہ جیتی ۛ  
 اعتبارے نیت قدسی طائر اقبال و این کہ نہ ہر زمان شاق با ہم دیگر است  
 ہاے ری دنیا سچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجود است

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ الدنیا نزل و نزل تحصل  
 الا بالزور الدنیا حیفۃ و طالبوها کلاب ۛ بنیاد  
 نہ بند و ہر کہ مرواست یو کہ دنیا سر سبز اندوہ و درواست یو بر و بار گورستان  
 نظر کن یو کہ دنیا شیر مردان اچہ کرواست یو تیری بو فانی ضرب المثل ہے  
 حدیث حب الدنیا راس کل خطیۃ ۛ تیرا فعل خواب خیال ہے  
 و ما الحیوۃ الدنیا الا امتاع الغرورۃ ۛ این جہان بکس فدا دی  
 نکر و داغ حسرت داد و غم خواری نکر و تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے  
 تیرا دنیا عاقبت کا کہو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایہ ابدی کا  
 پیدا کرنا ہے اس میں شک نہیں کہ تو باطلے قامت و ثبات سے استقامت  
 ہے اس میں ایک ہی بات مختلف اور متضاد اثر مرتب ہوتے ہیں اور  
 ایک ہی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

سچ و طال کوئی تیرا ہر جان سے خریدار ہے کوئی تجھ کو آنکھ اڑھا کر دیکھتا  
 نہیں تیرے بیش کا زخم بے غم ہے تجھ پر طلاق ابراہیم بن ابراہیم ہے  
 تو خانہ محبت بیدار ہے رائد و جنید بغدادی ہے تو جرعه جان تو  
 تلخی ہے مجبورہ شقیق بلخی ہے تو مایہ غفلت و بزمی ہے ملعونہ بانیرہ سلطانی ہے تو  
 چھوڑی ہوئی اتھکی ہے لی ہوئی اشکیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور ابلہ ہے  
 کو یہ آہ دلیل قلمتاع الدنیا قلیل و الاخرۃ خیر لمن تقیٰ و تجھیں  
 تین قبائح میں محنت سے ہاتھ آتی ہے خسرت سے رکھی جاتی ہے ستر  
 سے چھوڑی جاتی ہے دنیا بیچ است و کار دنیا ہم بیچ محمد بن محمد غزالی  
 امام الوقت نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہیں کہ دنیا پانچ ضرورتوں سے  
 بڑھ کر نہیں کھانا پینا پھنا خوشبو جلائے اسکے تلج یہ میں کھانے  
 میں شہد پینے میں دودھ لباس میں ریشم خوشبو میں مشک جلائے میں عورت

انکی اصلیت یہ ہے کہ شہد کبھی کی تھے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ  
 ہے ریشم کپڑے کی پچال مشک ایک خون کا تو تہڑہ ہے جماع پیشاب گاہ  
 میں پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پچال دودہ کا پیشاب  
 ریشم کا کتبہ خوشبوئی کا ناپائدار سی عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بیک  
 نما نندل بنگلی رانتا یہ منہ دل برین دیر ناپائدار پڑ ز سیدی ہمن کی سخن  
 یاد دار پڑ مولانا یہ چیت دنیا چو خنظل لے لید پڑ ظاہر ش خوب است و  
 باطن پلید پڑ می نماید ظاہر ش گر رنگ بو پڑ زہر دار و لیک اندر باطن او پڑ  
 رباعی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے پڑ جب تک جئے جئے جب  
 اجل آئی مر رہے پڑ رہ رہ ہمیشہ چاہئے باندھے کمر رہے پڑ دنیا وطن  
 نہیں کہ آئے پر سے ۵ آ رہے ہر دلی جدا خواہی شد تجو زان کہ نہ زندگی  
 جدا باشی ازو پڑ در صورت وفای حیات مستعار و دم ناپائدار باقی آئند

زیادہ اللہ معنا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی ؕ اب اس عا پر اس نامہ  
 کو ختم کرتا ہوں کہ الہی میں معصیت کرتا ہوں تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم اندوہ گین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن ابلیس شاد و خوار قیامت اگر تو  
 عقوبت کرتا ہے پہر تیرے دوست اندوہ گین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن شاد  
 الہی وہ دو شادیاں اپنے دشمن ابلیس کو۔ اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کو نہ سے آخر میں عفو کر گیا اول شرم سار نہ کر رباعی روزیکہ بود  
 اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاَنْدَمَ کہ بود اِذَا النُّجُومُ اَنْكَدَرَتْ وَاَنْدَمَ من در امن تو  
 بگیرم اندر عرصات کو گویم صنایا بتی ذنب قُتِلَتْ رباعی ہار شدہ ۱۱  
 تہ بیا مرز مراؤ شد رو دلم سبب بیا مرز مراؤ درد اکہ بخر گنہ نکردم کارے  
 بنخشند ہر گنہ بیا مرز مراؤ فردا کہ نصیب نیک بختان بنخشند و قسمی بمن  
 رنیز پریشان بنخشند و گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند و در بد با شمر مرا بدیشان بنخشند





## خاتمہ نسخہ

مضیٰ ماضی اس علامت پر ملالت میں وصا کیا خوبتر سے تم کو خبر دے  
 کرینکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغفلات سے تصور کیا ۱۳ ۲۶  
 قصہ شہرت نبود جامی را چو کین ہمہ نظم آبدار نوشت و بہر احباب بر صحنہ دہر  
 کشتہ چند یادگار نوشت و پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے  
 و باغ ایسا نقابت سے ہے لزان و بسان سیا آب گردان  
 غشا و جلد و اعصاب رگ و پے و ہر اک جنجال بدین مبتلا ہے و کس  
 کچھ نہ طاقت ہے نہ قوت و مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت  
 پیرو مرشد کے چند روزہ فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خوردہ  
 اثرے دارد تمہارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عباد  
 آتا ہوا اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصح الافاق

اسٹیم پاشچی کے صد ہائے غلے کرم کے لئے دہرے بین حالانکہ حضرت  
 پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو  
 نبیؐ بیستہ شخص موتی ہے تیری مولفہ عزیزہ الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً  
 قلب سے نور ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی  
 عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہ لاجواب کتاب لکھی گئی  
 ہے دیگر بیچ افسوس ہے کہ اس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہیں لیتا  
 لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اس میں کوئی ایسی  
 بات نہیں ہے لیکن یہ ایک ہندواری ہنقا و عیب کو دوست بنیند  
 بجز آن یک ہنزہ اسکے طبع پر اصرار بٹھاتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ  
 نہ انکار میکنم نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہ قعرہ  
 تحریر و ترسیل کیا وہ ہذا۔

## مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃ حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحب زادگان  
 بلند اقبال الموسوم غریر الاخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب  
 دیکھا فی الواقع اسم بامستی ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے  
 ہر نصیحت اسکی موتیوں میں تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے  
 جو کچھ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث میں آیا ہے یا اقوال اکابرین  
 دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف  
 اردو ہونیکلی وجہ سے کم عمر لڑکے اور ستورات بھی اس سے مستفید ہو سکتے  
 مبتدیوں کے واسطے اس میں علمی و اخلاقی معاش و معاہ دونوں طرح  
 کے فوائد متصور ہیں اس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا  
 احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاق حمیدہ و موعظت حسنہ کی

والی ہے فی زمانہ کہ ایک طوفان ناولوں کا چل رہا ہے جو سراسر مخرب  
 اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام  
 دینا جو دل چسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولوں میں ہوتی ہے وہ پسند  
 نصائح کی کتابوں میں دھونڈے نہیں مل سکتی نصیحت ہمیشہ مانع علم  
 ہوتی ہے لیکن بال اندیش اور عاقبت میں ایسی ہی کتابوں کے مطالعہ سے  
 دائمی مسرت حاصل کرتے ہیں اور ایسی ہی کتابیں بگڑے ہوئے لوگوں  
 کو راہ راست پر لاتی ہیں اس قسم کی کتابوں کی جتنی زیادہ ضرورت  
 ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہیں میری رائے میں ہر شریف شخص کے  
 نزدیک اسکا اک اک نسخہ رہنا اس طرح ضرور ہے جس طرح کہ وہابی امر خا  
 و فعیہ کیلئے پیش از پیش دو این رکھی جاتی ہیں جس خلوص نیت اور  
 مذہبی شوق اور راسخ الاعتقاد سی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہیں کہ

سچی بات دل پر کا نقش علی الحج نہ ہو اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا  
 ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین دنیا و دلوں جہان بین  
 خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو جھٹک رہے ہیں دیکھیں کہ مذہب اسلام میں کسی  
 اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست باری  
 اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالفرض و طبع و شائع فرما  
 کر بیشک یہ (تواریخ غفریریہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب  
 کے تقسیم کے لئے نیاز مند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیں گا جو کچھ قیمت ہوگی  
 کف دل دی جائیگی جزا کما للہ احسن الخ <sup>۲۶</sup> فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم رب  
 میں بھی اسکے طبع و شہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہوں لہذا بعد ملاحظہ و صواب دید مرجع عالم  
 پیر و مرشد مدظلہ تم اسکو طبع و شہر کرنا <sup>۲۷</sup> صبح پیری مید ماخود سے ہیشہ  
 خواب نیکو نیست و روقت سحر بیدار شود و آخر غولناں الحمد للہ رب العالمین تمت بالذیہ والعیاض

تقریظ سیر ایتنویر سالک مسالک طریقت ہادی مراحل شریعت  
 خلاصہ دودمان مصطفوی چمراغ شبستان بزم مرتضوی سارب مسار  
 وحدۃ الوجود شارب مشارب شہود عارج معارج ایقان دارج مدارج  
 عرفان پیر جوان سیدی سندی مرجعی حافظ حاجی داعظ حضرت سید  
 عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حنفی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین  
 پیر و روگات محمد اس طرح مجھے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے  
 اور لغت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی  
 وہ باعث موجودات نظر آئے بلکہ ظرف و منظوف کا بھی خیال لٹھے اور حقیقت  
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جا  
 ۱۰ گرچہ صد مرحلہ دو راست پریش نظر میں و جہۃ فی نظر ہی کل  
 غداۃ و عشتیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ وعلیٰ

وَارِثِ حَالِهِ سَيِّدِ سُلْطَانِ الْأَوْلِيَاءِ وَبَارِكُ وَسَلَامُهُ  
 بَعْدَ حَمْدٍ وَنَعْتِ كَيْ خِيَالِ آيَاكَ اِس سالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ طرح  
 و ثنا لکھوں لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال اُسی  
 صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرضِ رُؤ گردان ہو اور ہمہ  
 مَحْجُوبِ جلالِ ذوالجلال ہو سبَّحَانَ اللہ لڑکوں کو وصیتِ اسطرح کی کہ انھیں  
 محبتِ الہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علومِ معرفت سے  
 بھر دیا یہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے  
 نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے  
 ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشتِ در پشت تک اُن کے کام آئے  
 خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد  
 کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کا ن اللہ کہ۔

أرعالم باعمل جناب لوی ابوالمظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری  
 الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على المصطفى وعلى آله  
 اهل الصدق والصفاء أما بعد فمبجكوا اس كتاب كے مطالعہ کا  
 شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ)  
 ۲۶ ۱۳۵ھ  
 شریعت کا خلاصہ شریعت کا لب لباب ہے مسلمانوں  
 کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار و صایا)  
 ۲۶ ۱۳۵ھ  
 اللہ تعالیٰ اسکو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین میں نیک نام فقط

## قطعہ تاریخ

طہر اوجناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد الغزیز این رسالہ چون رقم زد و عزیز البسرایا

سال نیکوچہ نوشت احمد دلکش خوب نام در و صایا  
 ۲۶ ۱۳۵ھ



# تمیز شاعرین زبانِ دو بیان صاحبِ طبع سلیم تہذیب علیخان صاحبِ محکم

بے ثباتی دایر فانی کی یہ دیتی ہے خبر	ایک حالت پر نہیں رہتا یہ دورِ آسمان
صبح کو فصلِ بہار ہی کے چمن میں تھے مڑے	شام کو گلشن میں تھی رونقِ فزا بادِ خزان
بلبلِ شوریدہ سرِ بیٹی تھی کل جس شاخ پر	آج اوس میں ایک پتے کا نہیں نام و نشان
جا بجا تھے وجد میں طائرِ قفس جس جگہ	آج دیکھا غور سے جا کر تو تھا ہو کامکان
خیرِ چشمی نرگسِ شہلا کی سب جاتی رہی	نام کو باقی نہیں اوسکی کہیں مستین
کالی کالی کل جہاں گھنگور چھائی تھی گھٹا	ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس جگہ گو ہر نشان
بھینسی بھینسی عطر افشان تھی جہاں دیہا	بلبلِ نالانِ مان ہے آج سرگرمِ فغان
تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی	خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودا
جلتے تھے جو سلیمانِ زمانہ آپ کو	کر دیا پیرِ فلک نے اونکو موزِ نالوا
جامِ خم ہے اب ہے آئینہ اسکندری	قصرِ کسریٰ پر فقط اک بوم ہے نو حکنا

دولت طغرل کہاں اور شان سلجوقی کدھر  
 دیکھی باقی میں دنیا میں سامانی کہیں  
 کارخانہ ہے فنا کا ہستی ناپایدار  
 سامنے میر دہری ہے اک کتابِ لاجواب  
 ہے مرقع اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھ کر  
 آخرتہ کا اک ذخیرہ ہے یہ دارالآخر  
 مٹوڑہ دیتی ہے گنہگاروں کو توبہ کا بھی  
 پارساؤں سے یہ کہتی ہے نہ اترا نا بھی  
 انتخابِ بیتالِ ایسا کبھی دیکھا نہیں  
 اسکے ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہیں ملک  
 انتخابِ نسخہ دین مولوی عبدالغیر

اب نہ کچھ اور سکا پتہ ہی اور نہ کچھ اسکا نشان  
 موت کے پنجے سے پاسکتا نہیں کوئی مان  
 ہاں مگر رہتی ہیں باقی بعدِ مردن کیا  
 نیکیوں کا آئینہ ہے اور مجسمِ خویاں  
 کانپنے لگتے ہیں بچے کے خوف کھاتے ہیں  
 اسکے اک اک حرف میں پنہاں ہیں سو نیکیاں  
 ہر بیاکاروں کی طاعت پر بھی نفیر کیا  
 کرنے دینا عمر بھر کی بندگی کو رایگان  
 بند کوزہ میں کیا ہے ایک بحرِ بیکار  
 اسکی ہر ہر قطر پر قربان جُہاں جنان  
 متقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کس قدر تکلیف فرمائی گوارا اپنے  
 کیونکہ مقبول خلایق ہو مولف کی کتاب  
 میں مخاطب عبد الرحمن - احمد عبداللہ  
 ہے حقیقت میں یہ ہنشا اور وصیت کا قلم  
 بندہ پرورشہ آصف مہربان و سکاویہ  
 شاہ آصف کا یہ سایہ فضل خدا  
 علم کا چہرہ چاہی اور ذی علم پاتے ہیں صلہ  
 شاہ سے اور شاد سے امید ہوتی ہی قوی  
 داخل تعلیم ہوگی یہ کتاب دلیپذیر  
 گرچہ میں کیا اور میری راگی وقعت ہی کیا  
 غنچہ دل باد صحرے ہے مہجلیا ہوا

اپنے سر پر جولیا تالیف کا بار گرا  
 با خدا دنیا میں ہوتے ہیں بھلا ایسے کہا  
 آپ کے لخت جگر دونوں میں اور آرام جا  
 لے سبق عبرت کا اس سے اسکو سمجھنے خوا  
 شہر یا ایسا سخی دستور ایسا قدر  
 شاد کی تدبیر سے ہی ملک سارا شاد  
 رُبع مسکون میں دن ہے آج کل نصف جا  
 ہو نہیں سکتی مولف کی یہ محنت ایسا  
 قوم کی جاتی رہی غفلت خواب گرا  
 میں ہوں اک بندوں میں شے کے کثیرین کا  
 ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

بخت جب یاد نہ ہو تو کام کچھ آتا نہیں  
 ایک دل اور اوس میں ہوسو آرزو کی ہوتی  
 بے سبب دشمن بنائے آسمان کینیہ جو  
 عمر بھر کی جان فشانی خاک میں سب نلگی  
 دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے  
 کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا  
 تجھ سے ہی فریاد میری اُخداے ذوالجلال  
 انبیاء کے واسطے اور اولیاء کے واسطے  
 آل احمد کے طفیل اور باماموں کے طفیل  
 ہو کشاکش صمیم خستہ دل کو بھی بخت  
 قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا

فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراط زمان  
 ایک سر اور اوس میں دے میں ہر دہائی  
 کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتی ہیں اسکی شوخیان  
 اوسکے بدلے میں ملی ہیں سیکڑوں سوا  
 بندگی میں رات دن جو جو اٹھائیں سختیاں  
 میری محنت کے ثمر ہو گئے نصیب دشمنان  
 جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان  
 اور صحابہ کے تصدق میں مجھ میں باغز و شاک  
 شاہ کو مسرور رکھ اور شاد کو رکھ شادمان  
 اور مولف ہوں تمنائے دلی پر کامران  
 واہ واہ کیا بات ہے باکمال نکتہ دان

الْإِنْسَانُ لِرَبِّهِ لَظَلُمٌ خَطَايَاهُ وَالنَّسِيَّانُ - فَأَغْفُوا وَأَصْفَحُوا  
(غلط نامہ کتاب عزیز الآخرہ -)

صحیح	غلط	۲	۵۵	صحیح	غلط	۲	۵۵
الصدقة ترد	الصدقة	۱۰	۵۵	دگر	دیگر	۲	۶
مین	دین	۸	۵۹	اعانت	اعانہ	۱	۸
تا آئکہ	تا آئکہ	۱	۶۲	ہوتا	پاتا	۵	۱۰
شدیم	شدم	۱۱	۶۹	قہوہ سے	قہوہ	۹	=
شقیق	شقیق	۵	۷۹	نہین	کی نہین	۸	۱۳
رحمہ	رحمتہ	=	=	جہلکنے	جہلکنے	۷	۱۵
یا قطع	با قطع	۲	۸۵	جزاؤن	جزاؤن	۶	۱۷
تم	تو	۴	۹۱	ترس	بترس	۸	۲۱
یا معافی	کی معافی	۶	۹۳	گرنہ ترسی	ارخدا ترسی	=	=
دل اور	دل و	۱۰	۹۵	قابل	قابل	۱۱	۲۴
پردانہ	پروانہ	۸	۹۷	چینوٹی	چونوٹی	۳	۲۵
اعنی	اغنی	۸	۹۸	دولت لے	دولت	۶	۳۱
ادہام	ادہام	۲	۹۹	برآری	براری	۱۰	۳۶
غزل	عزل	۲	۱۰۰	بقریہ	بقریہ	۹	۴۵
فکر	بقکر	=	=	آیہ کریمہ	آیہ	۹	۵۳

۱۰۰	۶	کشناسی	بشناسی	۱۳۷	۳	خوب	خوب و
۱۰۵	۹	حسامی	جامی	۱۳۸	۱۱	او	اور
۱۰۷	۸	ایغزیر	ایغزیر	۱۳۹	۳	دلے	ولے
۱۰۸	۵	اِکے	اِکے	۱۴۰	۴	ملا مت	ملا میت
۱۰۹	۲	ذنبک	ذنبک	۱۴۱	۵	اوس	دس
۱۱۰	۱۱	ذکرہ	ذکرہ	۱۴۲	۸	کارخانہ	کارخانہ
۱۱۱	۳	اطمنان	اطمینان	۱۴۳	۱۰	اسمین	بجھمین
۱۱۲	۱۱	کر	کرنا	۱۴۴	۳	راندو	راندہ
۱۱۳	۱۰	رعنبت	رغبت	۱۴۵	۵	تو تو چوڑی	تو چوڑی
۱۱۴	۴	کرکمی	کرکی	۱۴۶	۱۱	بخشند	بخشد
۱۱۵	۱	ہوشیاری	ہوشیاری	۱۴۷	۴	واقطع	واقطع
۱۱۶	۹	تمن	تمین	۱۴۸	۵	رجای	رجائی
۱۱۷	۶	دست	دست	۱۴۹	۱۱	آتا	آتا ہے
۱۱۸	۱	جسمانی	جسمانی	۱۵۰	۱	نادلون	نادلون
۱۱۹	۱	فرک	ترک	۱۵۱	۲	دیکھی	دیکھی
۱۲۰	۶	خرام	حرام	۱۵۲	۱	آپنے	اپنے
۱۲۱	۸	لفس	لفس	۱۵۳	۳	سو کند	سو کند
۱۲۲	۳	سو کند	سو کند	اچھ کریم خدا کریم تمام خدا کریم سب سے بڑا خدا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ			

# الاعلان

کوئی قصہ طبع فرمایا جس قدر نسخے مطلوب ہوں ہر سال قیمت نشان ذیل سے  
 طلب فرمائیں داعیہ الموفق بالخیر اسکی قسم حق حجاز ریہوی دفعہ نہ کر دی گئی  
 خیر الناس من یفیع الناس اپنے دوست اجاب کو ترغیب دین کہ متعدد جلدیں  
 حسبہ شد خرید کر غیر استطیع کو تقسیم کریں ہم خرم و ہم ثواب داخل سنات ہوں  
 الدال علی الخیر کفاحلہ اسین شک نہیں کہ یہ رسالہ ملک و قوم کے نفع رسانی  
 کے لئے از میں مفید ہے داسے درہمے نسخے دینے فرمائیں ۔

نوٹ :- ہم دوسے کسی ایک کی ہر ہی جس کتاب پر ثبت ہو وہ مال سرودہ سمجھا جائے ۔

# المشتہات

بسم اللہ محمد عبد الرحمن و خدا و مخلق اللہ الحمد عبد اللہ غفر لہما اللہ سبحانہ و تعالیٰ

میں نے اس کتاب کو حضرت عقیب و قمر سلانی جلد